



يا ربه
يا ربه
يا ربه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتبہ رحمانیہ دہلی محمد سعید صاحب جبریت کتب خانہ خصوصی ٹولہ نمبر ۸



باہتمام نیازمند محمد شفیق ابن علی بن صاحب جی محمد سعید صاحب غفر اللہ عنہما

مطبع رحمانیہ محمد سعید صاحب جبریت

عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں نسخہ تاجرانہ جلد بکفایت و مطبوعہ اپیل و انہ ہوتی ہیں
۱۔ مکتبہ رحمانیہ دہلی محمد سعید صاحب جبریت کتب خانہ خصوصی ٹولہ نمبر ۸

مل گئے پروردہ وحدت میں وہ طالب مطلوب
 محدودیدار الہی ہوا وہ سید پاک
 کائنات اپنی جو کی پیش نظر سامنے لا
 باتوں باتوں میں محبت کے یہ باراز و نیا
 اس طرف صدیقی اودھر دست عطا تھا پھیلا
 حق نے اس کی کسی خواہش سے نہ منہ کو موڑا
 رنگ قدسی ہوئے وہ لاڈ جو دیکھے رہے
 وہ نبی آیا جو اک پل میں کل افلاک سے گوم
 وہ نبی جس کے فضائل میں کے رب عطا
 دین کو جس کے اکملت جناب باری
 وہ نبی جس کو دیے تمام خدا نے اپنے
 وہ نبی جس نے لقب پایا ہے محبوب خدا
 وہ نبی کی جسے خالق نے عطا فتح مبین
 وہ نبی امت عاصی کا جو ہے پشت پناہ
 وہ نبی جو کہ ہوا راہ رنسا کا سالک
 وہ نبی پیش خدا جس کو ہوا اتنا سورخ
 اس کے مقدم کے بشر ہیں رسولان جلیل
 کیا حساب اس کے فضائل کہ ہوا اللہ غنی
 اس کی اولاد کے مرفوعہ فضا میں ہیں صریح

سنگ آہن کے ہوں جب طرح سے جاؤں مجھ سے
 میزبان نے کیا مہمان سے لکھوں کیا توجہ
 محدودیدار رہے آپ نے دیکھا نہ ذرا
 کر لیا اپنے کو است کی شفاعت کا حجاز
 تھا لحاظ اس کا نہ محبوب کا دل ہو نیلا
 لے لیا وعدہ بخشش کو تو ہٹ کو چھوڑا
 روٹھے محبوب کو نہیں نہیں کے منا یا رہے
 وہ نبی جس کی پڑی اہل سموات میں صوف
 اپنی خواہش سے کرے نطق زبے وحی
 ختم جس پر کرے کونین کی نعمت ساری
 ایسے پیارے تھے لگی ساری خدائی چچ
 وہ نبی جس نے کہا باطل سے کیا حق کو
 نصرت غیب سے جس کا کہ مؤید ہوا دین
 وہ نبی جس کی نبوت پر خدا خود ہے گواہ
 اپنے گھر کا کیا اللہ نے جس کو مالک
 کی تمام اگھے رسولوں کی شریعت منو
 شاہد اس قول کے تو رہتے وزیر و خلیف
 امتی اس کے بنین چاہیں یہ موسیٰ سے بڑے
 مہدی مہدی موعود کے ہو دیکھے

یہاں پر ایک اور شعر ہے جو کہ اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 "وہ نبی جس نے کہا باطل سے کیا حق کو"۔
 "وہ نبی جس کی نبوت پر خدا خود ہے گواہ"۔
 "اپنے گھر کا کیا اللہ نے جس کو مالک"۔
 "کی تمام اگھے رسولوں کی شریعت منو"۔
 "شاہد اس قول کے تو رہتے وزیر و خلیف"۔
 "امتی اس کے بنین چاہیں یہ موسیٰ سے بڑے"۔
 "مہدی مہدی موعود کے ہو دیکھے"۔

بخت بیدار ہوئے شب کو جو سوتے سوتے
عالم نور تھا اور جلوت قدرت تعالیاں
عمر رفتہ پہ تاسف تھا جو گذری بیکار
دل میں کتنا تھا عبث عمر یہ مینے کھوئی
سر بزاؤ تھا اسی سوچ میں میٹھا سنا
مرغ خامہ بھی سحر خیز تھا اور زم زمہ سنج
کیا ترا حال ہو کس فکر میں بیٹھا ہو جوش
ہوئی توفیق خندہ اوداد نہ گرشاہل حال
ہے جگہ شکر کی یا بیخ و الم کا ہے مقام
اور لکھنا ہے سوا اس کے اگر کچھ منظور
سب نہ برآؤ نیلے حبیب تیرے دل کے ارمان
دقت لاریح قضا و قدر رب قدر
اب جو تو کہہ آت اک لمحہ واحد میں لکھو
سنے بولا میں بچا ہے یہ تری لاف زنی
لکھ اب اک قفسہ ابلیس سراپا ابلیس
ستے ہی بس یہ سخن مستعد کار ہوا

کل گئی آنکھ مری صبح کے ہوتے ہوتے
حالت وجد تھی جبکہ نین ممکن ہو بیان
جوش رقت سے بندھا اشکو کا لکھو توتا
یاد تک اپنی زمانہ میں نہ چھوڑی کوئی
حق سے داعی تھا کہ تو کر مری شکل آنا
یون مخاطب ہو کا مجھے بہ ہر روی بچ
حد حق نفی نبی لکھ چکا کیوں غم کا چوش
تجھ کو آنا نہ کبھی کسب سعادت کا خیال
پاچکے تیرے مقاصد تو بخوبی انجم
میں تو مٹھی ہی میں تیری جون نین میں
کام میں تیرے نہ رو کون کا کہی اپنی زبان
ایک مدت ہوئی میں کر چکا سارا سخن
ہو وے دریائے مضامین بھی تو کو زمین بھرو
صادق الوعد ہو تو قول کا اپنے جو دھنی
بار وایات صحیح اور مضامین نفیس
بچ دھارے میں جو سیرا تمام راہ ہوا

عرضِ مدح

با خدا یا تو عام و دانا ہے کہ یہ سب کچھ
شیطانی دست بردیغای ہوا جس نقاشی ازل
آموزد وستان سخن تکررے خزانہ غنیمت ارباب فن
سراجام دولت فضل و ہنر سے تہید ست شامت اعمال سے گرانبار و دست ہر تیری رحمت کے
بھروسے پر قلم اٹھاتا ہوں بجز تیری تائید کے اور کوئی قوت دست و قلم پر نہیں پاتا ہوں
اگرچہ اعضا و جوارح سب سالم ہیں مگر دل و باغ نفس امارہ کے رقص منہ الم میں یہ حسبِ جاہ و منصب

طبع و ہوس فوج و اندیشہ امور خردی مگر ہر دم سوہان روح ہوا اول خطہ و مرگ کہ بفرمود
ایا یہ مسلمانوں کو دوسرے ہیبت فکرا اندھیری ہو یا نورانی سوم خوف نگین کا انگو جاب با صلوب
ہون یا نہانی چہارم ہوا قیامت کا اس روز ہر دے سیاہ اٹھون یا نہ نورانی پنجم و غدر
حساب کہ مختصر ہو یا طوفانی اور بدشواری ختم ہو یا یہ آسانی ششم خوف درجہ و میزان
کہ پل حسن مل سکی کرے یا اگرانی ہشتم ہبات نامہ عمل کہ اطاعت مرقوم ہو یا نافرمانی
ہشتم کشمکش دوراہہ پل صراط کہ بہت دوزخ بانکا جاؤں یا براہ جنائی ہم خجالت
روز عرفی الیکر جمہور نام کے روبرو سرخروئی حاصل ہو یا پیشانی رباعی

ای آنکہ نادریم بجز بود گرے	در حال خراب ہند گان کن نظرے
فی روز بہ روزہ ایم و فی شب بنماز	بخشائے گناہ ما یا ہ سحرے

ای آنکہ بجز توفیت فریاد رسے	دیگر
کار بن مستمند دلریش برآرے	غیر از کرمت ندادہ کس دادکے
	کان بر تو بہ میج آید و بر یاہ بے

در دل ہمہ آرزوے مشکل دارم	دیگر
دلہائے ہمہ جانیان خون گردود	اور جان ہمہ در دورنخ حاصل دارم
	اگر شرح دہم من انچہ در دل دارم

بیان اسکا کہ اول مخلوق جنہ کی ہوا و اسی قوم میں ابلیس لعین بھی ہے

نیکو بے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
پچھڑہ تنہا نہیں اپنے سے کیے اتنے بہت	اس کے پیرو پہ مقلد یہ معین پر لعنت

حفظان ہوا قایم و سخن ان شور و عوام با طہار ضامن نور شیعہ نظام را رب باب بصائر لون
رقم طرائف ان اہل مخلوقات عالم نمکون و ایجا دین طاغیہ جنہ و دیوان و شیاطین کا ہے
اور پیدا کیا ان کو حق تعالیٰ نے عصر واحد یعنی جوہر لطیف نار بحر دے کہا قال اللہ تعالیٰ
وَالْجَانَّ خَلَقْنَا کَمَا جِئْنَا بِالْأَنفُسِ اَوْرِیْدَا کِیَا ہے جنوں کو نار سموم سے۔ نار سموم کی ماہیت

۱۵ شہر جمادی الثانی ۱۲۵۷ اعیان جمع عام یعنی سال ۱۲۵۷ عالم نمکون و ایجا و مراد از دنیا ۱۱

اضافی ہو اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کل کائنات کے تمام عالم سے اسی نور اور اس
اقل المخلوق سے بنایا ہے اس طرح ہر کسب روحوں سے اول روح پاک حضرت سرور انبیاء علیہ السلام
والنباہیہ کی اور کل مجردات میں اول عقل کو اور کل اجسام میں اول لوح و قلم کو خلق کیا اور
یہی تاویل حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوة میں اور نیز صاحب معارج
تحریر فرمائی ہے پس اس نور کامل السرور کے صانع مطلق نے دوسرے کے حصہ اول
جو روشن و صاف تر و کثیر الضیاء و عظیم المثل تھا موسوم بہ نور ہما اور اس سے اشیاء شریفہ
و علویہ یعنی کواکب و اطباق سموات و ملائک و ارواح انبیاء و اصفا علیہم السلام پیدا کی گئیں
اور حصہ دوم کے جو صفات نور یہ سے ادنیٰ مرتبت پر تھا دو جزئیہ کیے گئے جزو اول نامرہ و
ہین نامرہ اور اس سے جنہ خلق کیے گئے اور جزو دوم جو ظلمت و دخانیہ تھا اس سے دیو و
شیاطین و دیگر ارواح خبیثہ و اجناس سفلیہ وجود میں آئیں ملائکہ جو کہ ہر اعلیٰ حصہ
اولیہ نور محض سے خلق کیے گئے تھے مائل بطاعت رباعزت ہوئے اور ارج پذیر بیوت ہو کر ان کا بیابانی سے نہ
معلوم کون کون اور یہ وہ شیاطین کہ جو ہر نور یعنی ظلمت فانی سے خلق کیے گئے تھے کہ جو کہ کفر و کفر و کفر و کفر
و ان کے گروہ ایمان سے بے رہے اور جنہ کہ میں نے اسے مخلوق تھے اور وہ نار اور نور و ظلمت
دونوں چیزوں کے شامل تھے لہذا بعضے آئین نور ایمان سے مشرف ہو کر بطاعت و عرفان ملے
واقفا ہوئے اور بعضے کفر و ضلالت میں مبتلا ہو کر متنفس دیوان و شیاطین ازل قوم اپنی کر بنے

ذکر خلقت بنی جان و عزرائیل ملعون

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
صاحب معارج النبوة بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہیں کہ قوم جنہ سے اول جو
شخص بحکم خالق کائنات پیدا کیا گیا اس کا نام سوماتھا اور لقب اس کا جان تھا اور کنیت اس کی
ابو الجن و بروایت ابو موسیٰ اصعقانی نام اس کا طرہ نوس تھا اور صاحب روئے الصفا
و عجائب القصاص و مدارج النبوة بھی اس روایت سے متفق ہیں پس بطرح انسان کا سلسلہ
نوالد و ناسل حضرت ابوالبشر آدم صلی علیہ السلام سے چلا و سیاہی جنہ و دیوان و شیاطین کا
طرہ خلقت صلیب طارہ نوس سے جاری ہوا اور جو طرہ تھ تو اند اولاد کا صلیب پدر و رحم مادر سے

انسان میں حتیٰ جل و علائے جنین رکھا ہے وہی صفت جنہ کی واسطے ہے کہ ان میں بھی زن و مرد و خواہش نفسانی موجود ہیں اور طارہ نوس کا نام کتب لغت میں مارج بھی لکھا ہے۔

وضع و نشا

اگر کوئی شخص شبہ لاوے کہ خلقت جنہ میں نار سے ہے اور پیدائش دیوان و شیاطین کی ظلمت و خافی نار سے کی گئی پس ان دونوں قسم کی قوموں کا نوالہ و تناسل ایک ہی شخص سے ہونا بعید از قیاس ہے مخلوق میں نار یعنی جنہ و مخلوق ظلمت و خانیہ یعنی دیوان و شیاطین کا مورث علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیے تھا

جواب یہ ہے

کہ سطح میں نار و دخان کا اصل مادہ و جنس ایک ہی البتہ صفت میں فرق ہو ویسے ہی جنہ و دیوان و شیاطین ایک ہی نوع سے ہیں مرن صنفی فرق ہے اسکے واسطے خلقت جداگانہ کی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ نوعیت مغائر نہ ہو جنس کے معنی لغت میں یہ ہیں کہ جن میں چند قسموں کی چیزیں ایک ہی مادہ کی شامل ہوں اور یہ اصطلاح منطقیان جنس اسکو کہتے ہیں جسکے تحت میں چند نوع انواع اشیا سے داخل ہوں اور نوع اسکو کہتے ہیں کہ اسکے تحت میں افراد متعدد شامل ہوں اور وہ متفق الحقیقہ ہوں اور صنف اسکو کہتے ہیں جسکے تحت میں افراد متعبد ہوں مثال اسکی یہ ہو کہ حیوان ایک جنس ہو جس میں بہت انواع شامل ہیں اور ایک نوع اس کی انسان بھی ہے جسکو حیوان ناظر کہتے ہیں اور وہ بنی نوع انسان بولا جاتا ہے نہ کہ بنی جنس انسان یا بنی صنف انسان پس نوع انسان میں بہت اصناف ہیں جو اکل فرد میں افراد الانسان کے شامل ہیں جیسے کہ ایک نوع انسان میں مختلف امزجہ کے لوگ ہوتے ہیں مثلاً ایک شخص حلیم الطبع اور ایک شخص مغلوب النیظ ایک مجہول الکفیفہ ایک تیز مزاج ایک لاغر ایک فربہ ایک کمزور ایک قوی وغیرہم اور اس کی تصدیق و زیادہ صراحت اصول طبی سے اگر غور کیا جائے اور برقر صنفیت و مخالفت مزاج ہر فرد بنی نوع انسان کے ہو سکتی ہے کہ کل انسان نوعیت میں ایک ہیں مگر مزاج ہر ایک کے مختلف ہیں جو کہ صنفی فرق سمجھا جاتا یعنی چار ارکان سے جن کو اربع

عناصر بھی کہتے ہیں کل اجسام انسان نے ترکیب پائی ہے اور ان ہی چار اقسام کے جو فی لہرہ
اجسام بسیط غیر مرکب اور اجزاء سے اولیہ بدن انسان کے چار اخلاط پیدائے گئے اور ان سے
مزاج انسان بنایا گیا جو بہ تفاوت کیفیات ہر فرد کا طبعہ علیحدہ یا وصف تو احد نوعیت کے
واقع ہوا ہے اور سبب اختلافی اسکا افراط و تفریط ان ہی اخلاط اربعہ کا ہر جسمین ہر فرد انسان
مغائر ایک دوسرے کا ہے لیکن اس ضمنی اختلاف امر خبیہ افراد بشر سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر صنف
بسی نوع کی واسطے ایک ابوالبشر جداگانہ خلیقہ ارض کیا جائے اور اس سے سلسلہ تولید و تناسل ہر صنف
کا علیحدہ علیحدہ جاری ہوتا پس یہی کیفیت یعنی خلقت و ترکیب نئی جان کی ہر اور تیز دیوانہ و
شیاطین کی جواہر مورث سے وجود میں آئے اور اول مخلوق کے جاتے ہیں۔ و بعد دوم یہ کہ
جنہ بمقابلہ دیوانہ و شیاطین جنس عالی سے ہیں اگرچہ منطقیہ اصطلاح میں جنس عالی اسکو کہتے
ہیں جو اپنے امثال کے جمیع اجناس کے فوق ہو مثلاً جو ہر فوق جسم مطلق کے ہے اور جسم مطلق
فوق جسم نامی کے ہے اور جسم نامی فوق حیوان کے ہے اور حیوان فوق انسان کے ہے اسی وجہ سے
انسان کو نوع سا فل کہتے ہیں مگر جنہ کہ فوٹہ بمقابلہ دیوانہ و شیاطین بلحاظ خلقت عین تار کے
جنس عالی سے ہیں لہذا مخلوق ظلت و خانی دیوانہ و شیاطین پر فائق ہیں لیکن مغایرہ النوع
نہیں ہیں جسکے واسطے جداگانہ مورث سے خلقت لازم آوے۔

رجوع بہ قصہ

طائرہ نوس کی اولاد کثیر لاقد و لا تحصى جب کل بسیط مسیح میں ہجو و مورخ عالمگیر ہو گئی تب
خداوند عالم نے ایک شریعت سے انکو مکلف کیا چنانچہ خود طائرہ نوس اور اسکی کل اعتبار
و احفاظ نے بنا بت شرعی تابت ایک دورہ ثوابت کے نزدیک حکمایہ اولین کے ہجرت
سال کا ہوتا ہے بفرار خاطر و عیش و اطمینان بساط زمین پر بسر کی بعد انقرض اس مدت کے
اس قوم نے مقتضائے جلیت ناری کہ نظر تجلیات قہری پر آغاز تہود و عصیان کر کے راہ غیبا
و استکبار اختیار کی جب انمقم نے بعد ختم حجت جمع ان مستکبران و مخیران راہ راست کو خطاب
الیم و عقوبت ہائے سخت و مختلفہ میں مبتلا کر کے محدود و چند لائے یا انقیاد و اوام درگاہ عزت و جلالت

قوم شیاطین جتنے ہیں جو ظلمت و خانی نار سے مخلوق کیے گئے ہیں اسکے باپ کا نام خبیث ہے بصورت ایک شیر کے اور اسکی مادر کا نام نبیث ہے شکل گرگ ان دو موزوں سے یہ فرزند نامور موزی خلاق و جودین آیا حسین مان اور باپ دونوں کا اثر موجود ہے انسان ضعیف البنیان کے شکار کرنے میں نوشیر ہے جسکا مادرا پتاسی نہیں اور مکاری و مغلطائی میں گرگ ہے بطرح سے وہ موزی اپنے کو شکار کے وقت چھپاتا ہے اور دھوکا دیکر لے بھاگتا ہے وہی غلطی اسکا یہ ہے یہ بدرشت طفلی ہی میں ایسا خود بین و مغرور تھا کہ آداب حقوق والدین کا لحاظ اسنے کبھی نہیں رکھا پس بواسطہ نافرمانی و اتلاف حق پدری یہ ملعون اپنے باپ کی لمن و نفرین میں گرفتار تھا اسکا قومی نام عزازیل ہے اور کنیت اسکی بومرہ ہے اور بعد رائدہ درگاہ ہونے کے جو نام اسکے ہوئے وہ کتب مبسوطہ سے مولف نے حسب صراحت ذیل منتخب کیے ہیں اور ایک نقشہ بہ ترتیب حروف بھی ذیل میں لکھ دیا جس میں کل اسمائے لغت افزائے اس ملعون کے مجموعی لکھ دیے اور شرح ان کی معنوں و وجہ تسمیہ کی نقشہ کے نیچے اسم و ارتکب لغت و تفاسیر سے جانچ کے لکھا ہے

نقشہ اسماء و کتابت انہامی عزازیل ملعون

حرف ابجد	نام	کیفیت
ا	ابلیس	ابرم
ب	بومرہ	کنیت ابلیس یعین کی ہے
خ	خبیث	خطیب اہل النار
ش	شیطان	شیخ بھڑی
ع	عزازیل	یہ نام قومی زبان ابلیس ملعون کا ہے
غ	غومی	

بلکہ حروف تہجی الف بے سے مراد ہے سہ کتابت دشمن کو ایذا پہونچانا ۱۱۱

م	علم الملوکوت	مرید	مارید
نام پدر ابلیس ملعون	اداس کے فرزند اول کا نام مرہ ہے بن عزازیل	نام مادر ابلیس ملعون ثلیث	صورت گرگ

شرح الاسماء

بیچ اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
 اول ابلیس اسکے معنی لغوی ناامید رحمت خدا سے چونکہ رحمت خدا سے وہ ملعون دنیا و
 آخرت میں مٹھی محروم ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا۔
 دوم ابتر من اس لفظ کے معنی لغت میں فاعل شر کے ہیں جو کہ ابتداء خلقت سے تا لغت مصور
 کوئی قول و فعل اس کا شر و فساد سے خالی نہیں ہے اور نہ تو گالہذا یہ نام رکھا گیا
 سوم اہترم اسکے معنی لغت میں کچھ مار کے ہیں شیطان ملعون کے ساتھ اس لفظ کو دو طرح سے
 مناسبت ہے اول یہ کہ کچھ مار کے اندر یعنی سانپ کے منہ میں بیٹھ کر پوشیدہ طور سے
 یہ مرد و دجنت میں حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے پاس گیا تھا۔
 دوم جس طرح کچھ مار میں زہر پھیل بھرا ہے اور اس کا کاٹنا ہوا چارہ پذیر نہیں ہوتا اسی
 طرح اس مودھی کا کاٹنا جان بر نہیں ہوتا

ب

بومرہ یہ نام اضافی ابلیس ملعون کا ہے یعنی اس کی کنیت ہے اور کوئی مراحت
 اس کی کتب نقاسیر و لغت میں نہیں پائی گئی

ح

خبیث بمعنی بلید و ناخوش چونکہ ظاہر و باطن اس شقی ازلی کا پلید ہے بسبب اسکے کہ
 حق فراموش و ناحق کوش ہے اور ہمیشہ افعال حسد سے ناخوش رہتا ہے لہذا خبیث کہا
 گیا۔ دوم خناس۔ حضرت خاتم المومنین مولانا شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی
 رحمہ اللہ اپنی تفسیر پارہ عم میں ارقام فرماتے ہیں کہ خناس کے معنی اصلی بھاگنے والے کے
 ہیں یہ صفت دو طور سے اس ملعون سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔

اول یہ کہ یہ بات اسکی عقلی ہو کہ ہمیشہ فکر خدا تلاوت قرآن مجید مقابلہ ملائکہ سے ہو سکتا ہے
دوم یہ کہ انسان سے گناہ کر کے یہ مردود و خوار ہوا جائے جسکے اپنا کام پورا کر چکا ہے
یسے ٹھک و راہ زن کہ ہزار مکر و فریب مقابلہ دیگر راہ بائین مسافر کو لوٹ مار کے
چل دیتے ہیں اور حاکم کو تلاش و تجسس سے نہیں ملتے ایسا ہی یہ مخفی و ناپید دشمن ہو
سخت مشکل ہے کہ جو دشمن علانیہ مقابلہ کرے گو کیا ہی قومی ترہہ ممکن ہو کہ منظر کا بھی
کوئی وار اپر نہ چاؤے جس سے وہ غریب ہلاکت دشمن و اپنے بچاؤ کی امید کر کے اور
غائب دشمن کے اصرار سے خدا ہی جسے بچاؤے وہ محفوظ رہ سکتا ہے لہذا آدمی کو
چاہیے کہ ہر وقت اسکے شر سے بچنے کی دعا یا امید اجابت بارگاہ احدیت میں مانگا کر اللہ تعالیٰ
سوم خطیب اہل النار بعد نبی و نشر کے خداوند عالم کل اہل النار کا جو عالم حیات میں
اسکے مقتدی تھے خطیب بناوے گا یعنی ان پر نعرین کرے گا کہ کیوں تم نے میرا مانا
جو یہ روز بد تم کو دیکھنا پڑا اب ہمیشہ اسی عذاب میں رہو

سبق

اول شیطان اسکے معنی لغت میں دیوسرکش و فریب دہندہ کے ہیں اور لفظ جہیم جو اسکے
نام بدین و نامسود کے ساتھ لگایا جاتا ہے اسکے معنی نکالا اور بھگا یا گیا درگاہ الہی سے
یا ریاض جنت سے۔ یا طیقات سموات سے۔ یا اگر وہ ملائکہ سے۔ لہذا یہ نام اس ملعون
کار کھا گیا۔ دوم شیخ نجدی۔ اس نام مرکب الالفاظ کے معنوں کی صراحت قصہ طلب ہو
وہ یہ کہ کفار قریش شہر مکہ میں بقصد ہلاک و بے ادبی و ضررستانی جناب سرور انبیاء علیہ السلام
والنبا کے جبکہ بغرض مشورت باہمی و صلاح کار یکدیگر ایک مخصوص مقام پر جمع ہو کر ہر قسم کی
تذابر و شور سے اپنی اپنی رائے کے موافق مخفی طور سے کرنے لگے وہاں یہ ملعون بھی بصورت
ایک پیر مرد نے غائب ہو کر عمدہ عمدہ صلاحین بتائے لگا جو نہ کہ ارباب جلسہ سب اس
سے نا آشنا تھے اور وہ صحبت ان کی تخلیہ و رازداری کی تھی لہذا سب نے متوجہ ہو کر
اپنا ہمدرد دیکھ کر ہوا چاکا کر لیا کہ آفاق و مرشد کامل آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔

اور اسم شریف آپ کا کیا ہو کہ ایسے عاقلانہ و پر فطرت تدابیر ایسے ام عظیم و کار اسم میں ہم کو
آپ بتاتے ہیں تب اس ملعون نے براہ مکر و شیعہ بیان کیا کہ میں شیخ ہوں اور سہروردی کا
باشندہ و میں سے آتا ہوں اور تمہارا شریک و بہنو اس ارادے کے پورا کرنا میں ہوں
کیونکہ مجھے زیادہ کوئی دشمن قوی اس عالی منزل شخص کا نہیں ہے جس کے واسطے یہ شورے
باہمی تم لوگ کرتے ہو اس وقت سے وہ لوگ بہت تعظیم اسکی کرنے لگے اور خطاب
شیخ نجدی اس سے ہمکلام ہوتے تھے لعنت اللہ علیہ

ع

عزازیل یہ نام ابلیس ملعون کا قومی ہر زبان جنہ کا لہذا زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں ہے

ع

عویٰ بمعنی گلوہ یہ مقام عبرت ہے کہ جو شخص معلم الملکوت رہا ہو وہ خود گمراہ ہو جائے
کہ نام اس کا عویٰ رکھا جائے

م

معلم الملکوت یعنی سکھانے والا فرشتوں کا علوم علویہ و احکام قضا و قدر سے
و عظیم مرتبہ اسکے معنی برگشتہ ہونے والا دین حق سے اور وہ اسلام ہو اس مامون کی
روگردانی حکم الہی سے ظاہر ہے لہذا مرتبہ نام رکھا گیا۔
سوم مرید مجھے متمد و سرکش و منکر حکم خدا چونکہ یہ سب صفیں شیطان نامہ نگار میں ہو
ہیں لہذا اس لفظ سے بھی موسوم کیا گیا۔
تہارم مارو مجھے دیور و گردان و سرکش و متمد کے ہے لہذا عزراہیل کا نام رکھا گیا

ذکر اقسام شیاطین لعنہ اللہ علیہم اجمعین

پہلے اے ابلیس لعین پر لعنت! منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
اول جنہ اگرچہ عین نارسے خلق کیے گئے ہیں مگر بعض انکے جنکی سیرت میں ظلمت و خالی
غالب ہے اور وہ من قبل کفار و فاسق و اشرار تم نفس و ہم کردار شیاطین طاعنہ کے ہیں

پیشا ولاد آدم کی مخالفت میں جو ان کی جعلی عادت ہے رہتے ہیں اور مثل اپنے نفاق و فتن و غور کی طرف انسان کو رجوع و راغب کرتے ہیں۔

دوئم دیوان مرتد بجا رذل قوم جنہ سے ظلمت و خانی ناریہ سے بنائے گئے ہیں انسانی اقوام سے ان کی یہ مثال جو جیسے چار و کوری و بیٹگی و غیر جم اور وہ قوم مثل بہائم کے جاہل و ناترینیت یافتہ غیر مذہب و بے مشرب ہیں اور شر فاسے جنہ کے افعال و احوال و طرز معاشرت کے بالکل مغائر ہوتے ہیں اور انسان کے قطعی دشمن ہیں جہاں تک اُن سے جو سکتا ہے اور قابو پاتے ہیں ان کی ضرر رسانی میں ساعی رہتے ہیں اور اس سے زیادہ کوئی امر اپنی فلاح کا نہیں سمجھتے ہیں۔

سوم خاص شیائین جو اولاد و عذراہیل ملعون کے ہیں اور ہر قسم کی قوت سے کامیاب کیونکہ ہیں وہ اشقیاء انسان کے خراب و برباد و تباہ کرنے کے واسطے امور دینی و دنیوی و دوزخین و جہنمی اڑھائی کھاتے ہوئے ہیں اور کثیر الامداد و مفرط الافراد ہیں خدا ہی اُن سب سے محفوظ رکھے چہ اگر ہم نفس امارہ جو بدخواہ جنوں کی طرف رغبت دلاتا ہو اور ہر فرد دینی نوع انسان کی سلفہ جسم کے اندر خلق کیا جاتا ہو خواہ وہ کافر ہو یا مسلم سنی ہو یا ولی عورت ہو یا مرد اور اصل میں وہ شیاطین جنہ سے ہے اور اسی کا نام ہزاروں کھا گیا ہے جو تادم مرگ ہر فرد بشر کے ساتھ ہو اور اسکی ماہیت و نوعیت خلقت اور اسکے اقسام کی صراحت آگے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موعظ پر لیجائی تاظرین باتمکین یا و کعبین کہ اس نوع چارم کے شیاطین کی صراحت اس جگہ ملاحظہ فرما کے اپنا اطمینان فرمالیں اور نیز ایسے نوع چارم کی افرو تین قسمین انا مز دہین جنکی کل کی شرح حقیقت حال اس جگہ انشاء اللہ تعالیٰ کی جائے گی نقص امارہ ہمزاد و غول بیابانی جنکو باصطلاح عوام بالخصیص بنو و بھوت پرست کہتے ہیں۔

چہم شیطان انشی یہ سب اقسام شیاطین مذکورہ بالا جنی ہیں اور شیطان انشی علاوہ انکے جو ایک کی بابت خداوند عالم آخر سوزہ قل اعوذ برب الناس میں خبر دیتا ہو کہ انڈی یوسوس فی صدور الناس من الجمۃ یا الناس اسکی شرح بھی نوع چارم کے ذیل میں ہو انشاء اللہ المستعان بیسان کی جاوے گی۔

اعداد شیاطین ملعونہ یعنی بمقابلہ قوم انسان کے کس قدر ہیں

بجمع اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت امسک کر علم خدا دشمن دین پر لعنت
تفسیر پھر مولیٰ میں بحوالہ تفسیر مفتی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ
حق تعالیٰ نے ملائکہ و شیاطین و جن و انس کو پیدا کر کے دس جزو کیے فوج و ملائکہ خلق کیے
اور ایک جزو میں شیاطین و جن و انس ہیں پھر اس ایک جزو شیاطین و جن و انس کے
دس حصے کیے نو حصے شیاطین بنائے اور ایک حصہ میں جن و انس پھر اس ایک حصہ جن و
انس کے دس حصے کیے نو حصہ جن ہیں اور ایک حصہ انسان ضعیف البغیان میں پھر اس
ایک حصہ انسان کے پچیس حصے کیے انکے منجملہ جو ہیں حصے کافر اور ایک حصہ مسلم ہیں
پھر اس ایک حصہ اہل اسلام کے تتر فرقہ کیے انکے منجملہ بہتر فرقہ ناری و دگر ہوں
کے ہیں صرف ایک حصہ ناجی و العاذ باللہ

روایت دیگر

ایک مرتبہ ابلیس لعین خدمت باسعادت جناب سرور انبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں جب
الطلب حاضر ہوا حضرت نے اس ملعون سے کہنا شروع کیا کہ اے ابلیس تو نے میری طرف سے
اللہ آپ کی حضور ہی میں مجھے بجز راست گوئی کے اور کوئی چارہ نہیں دے میرا شمار نہیں کہ کبھی کسی
شخص سے چار بولوں اصل یہ کہ کل اولاد آدم سے دس حصے زیادہ جو پائے حیوان ہیں اور کل
آدمیوں اور چوپایوں سے دس حصے زیادہ ہرند جانور یعنی طیور میں اور کل آدمیوں اور چوپایوں
اور ہرندوں سے زیادہ دس حصے جتہ ہیں اور کل آدمیوں اور چوپایوں اور ہرندوں اور جتہ سے
دس حصے زیادہ شیاطین ملعون ہیں اور کل آدمیوں اور چوپایوں اور ہرندوں اور جتہ و
شیاطین ملعونہ سے دس حصے زیادہ یا جح و ماجح ہیں اور کل آدمیوں اور چوپایوں اور ہرندوں اور جتہ و
شیاطین و یا جح و ماجح سے دس حصے زیادہ ملائکہ میں اب غور کرنا چاہیے کہ اگر جزو قبل تعداد
انسان سے کل اقسام شیاطین کا موازنہ کیا جائے تو یہ بالکل کس انسان پر ہزار ہا شیاطین مسلط ہیں
جو بوجہ عداوت جلی و مخالفت نامہ ہر وقت آدمی کے اغوا و فرسائی کو رہے ہیں اور طریقہ کہ غائب

ہیں کوئی ظلمان بمقابلہ نہیں ہے ایسے اعلیٰ قوی و مخفی و اندرونی و بیرونی سے ایک فرد انسان ضعیف البنیان کا محفوظ رہنا بجز قدرت مالک الملک اور کسی کے امکان میں نہیں آدمی کا چمکانا اپنی جنس کے ایک دشمن مساوی القوی سے دشوار ہوتا ہے چہ جائیکہ ایک ایک فوج حریفان قوی و مخفی و پرزور و قریب کار لکل فرد میں افراد انسان کے لیے دست بقیضہ مہیا کرے قتل میں مطابق مصرع بارہ تو خیر ایک گلو و امصینا ایسی آفت سے بچنا محال ہے اللہم احفظنا منہم اسیر طرہ ایک اور قابل شنید ہے وہ ہونا

طرہ

سائنس و بھی تن سبل میں جو آتے جاتے اور چرکا دیا جلا دے جاتے جاتے صاحب روضۃ الصفا حدیث فقہ سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں لکھتے ہیں کہ جب مخرماد جن یا سند یوحنا نے انگشتی حضرت سلیمان علیہ السلام کی چرائی اور اسکی بدولت وہ نابکار متماثل بشکل سلیمان علیہ السلام ہو کر خود سر آرائے سلطنت ہوا اور سلیمان علیہ السلام پریشان و آوارہ دیار و امصار بعید ہو گئے یہ موقع اس ناچنار نے غنیمت سمجھ کے اپنے عمدہ خوش بین ہزار ہا نامشروع امر جاری کر دیے اور کل ممنوعات و منہیات شرعی کا رواج اسوقت کی مخلوق میں پھیلادیا بعد ایک مدت ممتد کے جب پھر انگشتی سلیمان علیہ السلام نے یہ یآوری بخت و تائید غیبی پا کر اپنے تخت شاہی پر جلوس فرمایا اول اسی مخرماد جن کو مع کل اسکے متابعان و مہنسان قوی کے گرفتار کر کے مقید بسلاسل سخت و اغلال گہر بار و خدا ہارے شدید کیا اور قہر دیا میں پانی کے اندر ڈالوا دیا جسکی خبر کلام مجید میں خداوند عالم نے دی ہے پس وہ کل گروہ جنبہ محبوس پس از مرد و مورد و القضاے قرون کسی وجہ سے رہا ہو کر جماعت موجود کہ عمد ہذا میں آئے وہ ملاحظہ سے زیادہ حد و کجانی اولاد آدم کے ہیں کیونکہ مخالفت پیشین سبب استزاع بود و باش روئے زمین توان کو آدمیوں سے تھی ہی دوبارہ قید سلیمان علیہ السلام میں رہ کر اور زیادہ خصومت انکو جس جس بشر سے ہو گئی اور ہم لوگوں کے مضرت خواہ ہیں مصدق اس واقعہ کی یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم ہے بخروج فی آخر الزمان شیطین او نعم سلیمان بن داؤد فی البحر یجالی السونم و یجالی السونم و یجالی

خدا گوشہ گیر ہوا فرشتوں نے بعد قتل واقع جہنم کے اسکی ریاضت و عبادت دیکھ کر حجاب احدیت میں عرض کیا کہ اکی ایسا مطیع اور مستقیم العاقد و درمیان گروہ ملائکہ کے چاہیے نہ ظلمت کبریا خالک ان فانی ہیں نہ عالم الہیہ و درانے سر و خفیات کے باجابت درخواست ملائکہ اس ملعون کو باوج فلک ترقی بخشی چنانچہ اس بد انجام سنہ ایک مدت دراز آسمان دنیا پر عبادت کی بہائیک کہ آسمان دوم کے ملائکہ مقربین نے اسکی کیجائی چاہی وہ اجازت قادر مطلق اس بد شرت کو آسمان دوم پر لے گئے کہذا الی سمار اسبت یعنی اسی طرح ساتون آسمانوں کے فرشتوں نے اسکی خواستگاری کر کے تا بہ فلک ہفتم پہنچایا بعد اسکے رضوان نے اسکایہ تقرب و اختصاص دیکھ کر بعد گریہ و زاری درگاہ صمدیت میں التجائی کہ اتنی حسیں مقربان سموات اسکی سبوت و طاعت سے محفوظ و بہرہ ور ہوئے اگر چند روز وہ مقیم جنت کیا جائے تو میں بھی اُس کے فوائد و لذائذ سے محروم و ناکام نہ رہوں بالآخر حکم حکم احکم الحاکمین وہ دشمن دین جنت میں بمصاحبت رضوان بھی گیا اور ایک مدت وہ بد باطن ریاض خلد میں رہا لکھا ہے کہ وہاں بھی یہ ملعون بہ تعلیم ملائکہ مصروف و مشغول رہا اور اس کی مجلس و عطا زیر قاتمہ عرش مجید منعقد ہوتی تھی اور ایک منبر یا قوت احمر کا وہاں نصب ہوتا تھا اوسکے اوپر علم نور ایستادہ کیا جاتا تھا اس منبر پر یہ جیل ساز بیٹھ کر وعظ کرتا تھا اور اس قدر ملائکہ اس مجلس میں جمع ہوتے تھے کہ ان کی تعداد بجز علام الغیوب اور کوئی نہیں جانتا تھا اور اس کی شہرت و عظمت جس ملائکہ میں اسور بھی تھی کہ کسی ملک مقرب کو بدر خلقت سے نہیں حاصل ہوئی اور نہ کسی نرشتہ کو اسکے علوم و اسرار پر عبور ہوا

ناموری ابلیس لعین کی یہ تدارک قوم جہنم کفرہ اور اترنا اسکا
آسمان سے روی زمین پر باقون ملائکہ

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

بھج اسے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

بالجملہ جب کہ اس ملعون و مردود کی عبادت کو مدت دراز افلاک پر گزر گئی اور زمین پر بنی جان

کثیر زمانہ از مروج ہو گئے اور کل روئے زمین پر منصرف ہو کر طاعت الہی و طریقی سدا و
 و خدا شناسی سے منحرف و روگردان ہو گئے تب عزرا زیل نے بحضرت ہمام الرشاد استدعا
 ہدایت اُس قوم باغیہ کی بذریعہ خود تمس کی وہ مقرون باجابت ہوئی اور یہ نابکار باغی
 جماعت ملائکہ زمین پر اتر کر یہ دعوت جلیان مشغول ہوا چنانچہ ایک جماعت قلیل نے طبعان
 و صالحان جنہ سے اس ملعون کی حضوری میں حاضر ہو کر اطاعت و فرمان پذیری اختیار کی
 اور اشرار کل اس قوم باغی کے منحرف و مخالف رہے۔

بھیجنا عزرا یل کا رسولان پیغامبر کو پاس اکابران و عظمائے
 طائفہ باغیہ جنہ کے بدعت ایمان اور مخالفت الہی بقتل رسولان

بھیج اے رب مہ اہلبیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
-----------------------------------	-------------------------------

عزرا زیل مرتد نے ایک شخص کو جماعت طبعان و صالحان سے کہ نام اس کا سلو طلیث ابن
 بلاہت تھا برسات خاص بغرض ہدایت عام سردار و اکابران طائفہ باغیہ کے پاس بھیجا
 ان اشارے بنایت طبعانی و بیباکی رسول مرسلہ کو شہید کر ڈالا لیکن عزرا زیل کو اسکی خبر نہیں ہوئی
 بعد انتظار معاودت اسکی کے دوسرے شخص کو بھیجا اسکا انجام بھی یہی ہوا غرضکہ عزرا زیل مردود
 اسی طرح ناسمج و واعظان بد شرشتوں کے پاس بھیجتا تھا اور وہ کبھی اسے قتل کر ڈالتے تھے
 آخر کار جبکہ کوئی رسول اسکا مرسلہ نہ لوٹا نہ کچھ اسکو جواب ملا تب عاجز آکر اہلبیس پلید نے
 آسف بن یاسف جن کو کہ نہایت عاقل و ذوق و فہم اپنے امثال میں تھا ان ملاعنہ کے پاس
 بھیجا مخالفان سفاک نے چاہا کہ آسف کو بھی شہادت چکھا وین مگر از بسکہ یہ چالاک و
 ہوشیار تھا اسنے ارادے پر اطلاع پاکے لطائف اہل حسن تدابیر و افکار خود جنگ مرگ سے
 بچکر فوراً مراجعت کی اور اہلبیس شقی سے کل کیفیت مقتولان سابق و نیز سرگذشت اپنی بیان کی
 اہلبیس پر تبلیہ نے اسوقت کمال غیظ و غضب میں آکر درگاہ متعم حق تعالیٰ سے اجازت انتقام چاہی
 وہ قبول ہوئی بعد حصول اجازت فوراً باجماعت کثیر و فوج باسلط ملائکہ ہر ایمان اپنے گھر

کا ایک دن اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے آپس لعنت کی اور یہ تو سمجھا کہ میں اپنے
اور لعنت کرتا ہوں۔

روایت دیگر متعلق قصہ ہذا

منقول ہے کہ ایک روز ابلیس نے لوح محفوظ پر نگاہ کی لکھا دیکھا کہ اعوز یا اندھ من شیطان
الرحیم اسنے نہایت تعجب سے پوچھا کہ خداوند اشیطان رحیم کون ہو جس سے پناہ مانگنا چاہیو
ارشاد ہوا کہ ہمارے بندوں سے ایک بندہ ہو جو انواع و اقسام کی ہماری نعمتوں سے
مخصوص کیا جائیگا اور انجام کار سبب ایک نافرمانی کے مخدول و منكوب ہو کہ مورد لعن
ابدی ہوگا اس نے عرض کیا کہ اے رب میرے مجھے اس ملعون کو دکھاوے کہ میں اس
شقی ازلی کو ہلاک کر ڈالوں حکم ہوا کہ سو ف تراء یعنی جلد تو اسے دیکھے گا

روایت دیگر

لکھا ہے کہ عزائیل ملعون ہزار سال کا ایک سجدہ زمین و آسمان پر کرتا تھا جب سر کو اٹھاتا
زمین سجدے پر یہ لکھا دیکھتا کہ لعن اللہ علی ابلیس اس کے مطابق یہ بھی کہتا کہ لعن اللہ
علی ابلیس۔ چنانچہ ملا محمد معین کا شفی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ منظوم میں فرماتے ہیں

نظم

از اسرار غیبی کی نکتہ جست
کہ عکس چنین میکتد اوقفا
دراخت ز اوج سمانا سمک
ز جمع ملائک بروش کنند
ز صدر ملک تابہ پاگاہ او
بہ نفرین و لعنت زبان پر کشاد
بخود کرد لعنت بسا لے ہزار
مکونی طلب کن بہ نفرین مکوش
یقین دان کہ نفرین خود می کند

شدیدم کہ شیطان بروز سخت
نظر کرد بر لوح دید از قضا
کہ یک برگزیدہ ز خیل ملک
بیک ترک فرمان ز بنوش کنند
دراخت ز بسیاری رنگ و بو
چو بر سر غیب اطلاعات
چنین دیدہ ام کان سیر روزگار
نواے ہو تمدن از سر عقل و ہوش
ہر آنکس کہ نفرین بدی کند

شروع داستانِ تہذیب و بنائے متمدنیت و تہذیب کی ابتدا
 حق و حلال ابلیس لعین کی ابوالبشر حضرت آدم
 علیہ السلام و اولاد ان کی سے تا قیام قیامت

بھیج اسے رب مے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا و دشمن دین پر لعنت

علامہ مؤرخین بحوالہ تحقیق یوں رقمطراز ہیں کہ ابلیس ملعون جب سلطنت خلافت برحق
 زمین پر مسلط ہو کر باجماعت مطیعہ جہنہ و فوج خارج ملائکہ و جماعت کثیرہ تابعان خود باطمینان
 تمام متکبر بساط زمین ہوا اور دل اس خاکدان فانی پر جماعہ کے اپنی سلطنت و شہرت و شوکت
 و جاہلیت و حکومت و بادشاہت کی ہمیشگی و ابدیت کے اوپر نفیس کر چکا تب ایک روز
 بمحض فناء بد باطنی و خستہ طینتی اپنی کے کل مشر ملائکہ ہر ایمان اپنے سے اسے پوچھا کہ
 کہ اگر خداوند عالم کوئی دوسرا خلیفہ و نائب میرے خلق کرنا تجویز فرمادے تو تم سب کیا کرو گے
 سمیعون نے متفق اللفظ ہو کر کہا کہ اے خلیفہ بجز انقیاد و سرافکندگی کے اور ہماری کیا اعمال
 ہے جو احکام قضا و قدر و مشیت خالق الکریم ہم دم مار سکیں یہ جواب منکر غور کر کے لگا کہ
 کیا کرنا چاہیے کیونکہ جب میری اور خداوند عالم کے درمیان کوئی جنگ و جدل ہوگی تو یہ
 لوگ میرا ساتھ نہ دیں گے کہ ناگاہ سر اس پر قدرت و نہان خائنہ مشیت سے فرمان واجب
 الادعا ان ایتی جاعل فی الارض خلیفۃ بحضور جلال احدیت و پیشگاہ خالق ازلیت و ابدیت
 سے صادر ہوا تب ملائکہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار اس خلیفہ ثانی کے پیدا کرنے سے اگر
 مقصود عبادت و طاعت و رکوع و سجود و تسبیح و تقدیس کرنی ہو تو اس کے واسطے ملائکہ بس
 و کافی ہیں اور اگر ان کا یہ معامی صفا و کیا تر و افحال شیعہ و منکر کا ہے تو جہنہ کی بنیاد
 و خسران پر سننا چاہیے کیونکہ مرتب کی جاتی ہے حکم بالک الملک و الرقاب نافذ ہوا کہ اے
 ملائکہ الہی اعلوہم کما فکرتکم و انزلنا منہم من قبل ان یفرقوا منہم من قبل ان یفرقوا منہم من قبل ان یفرقوا منہم
 خدائی جو میرے علم میں ہے وہ تم نہیں جانتے ہو یہ خطاب عتاب آمیز منکر ملائکہ تو مغفل
 و نادام ہو کر معترف بہ قصور ہوئے اور بالحل و عاجزی سب سے ترسان و لرزان ہو کر

ضرورت نہیں تب ارشاد جناب احدیت ہو اگر اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اسکے پیدا کرنے کے مصالح میں جاننا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اسے ملائکہ اب خالی کرو تم بساط زمین کو کہ اسکا وارث زمین آتا ہے۔ انکی فساد کاری سے تم نے خبر دی اور ان کی اسناد سے قطع نظر کی۔ انکی معاصی کیسہ تم نے یاد رکھے۔ میری مغفرت تم نے دل سے بھلا دی انکی خونریزی تم نے دیکھی۔ انکی اشک ریزی تم نے ندیکھی۔ نظر کی تیسے طرف انے دلت و گناہ کے نہ خیال کیا تم نے طرف اُنکے نالہ واہ کے۔ دود عصیان الکا تم نے دیکھا۔ نوراہان اُنکا تم نے ندیکھا۔ تن باحرص الکا تم نے دیکھا۔ دل باعشق الکا تم نے ندیکھا۔ جسم ناز پرور الکا تم نے دیکھا۔ دل پر درد الکا تم نے ندیکھا۔ ناز و تنم الکا دیکھا۔ نیاز و تظم الکا ندیکھا۔ دامن عصیان آلود اُنکا دیکھا۔ دل غم اندوز الکا ندیکھا۔ ان کے فاق کا شمار کیا۔ انکے ابرار کو خارج از اعداد کیا۔ اے ملائکہ تم کو چاہیے کہ بخشیم غور و نگاہ تامل اپنی تسبیح دیکھو۔ ان کی ترجیح دیکھو اپنی تحمید دیکھو۔ ان کی تعزید دیکھو۔ اپنے انوار دیکھو۔ ان کے اسرار دیکھو۔ اپنی تجہید دیکھو۔ ان کی تجرید دیکھو۔ اپنے باطن کی صفات دیکھو۔ انکے صدق دل کی وفا دیکھو۔ اپنی خدمت دیکھو۔ ان کی عظمت دیکھو۔ اپنی قربت دیکھو۔ ان کی اطاعت دیکھو۔ اپنی خصوصیت دیکھو۔ ان کی محبت دیکھو۔ اپنی معصومیت دیکھو۔ ان کی اشرفیت دیکھو۔ تم اپنی دوستی میرے ساتھ دیکھو۔ اور میری دوستی ان کے ساتھ دیکھو۔

اسی موقع پر حضرت سلطان العارفین مقتداے اہل یقین مولانا جلال الدین

رومی قدس سرہ نے غزلی اپنی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

اشعار مثنوی شریف

آسمان پیو دہ ہر ساعت
نے رخاب پروندہ اوراق و رد
می کشیدش تا بدرگاہ قبول
می کشید و گشت دولت بخون شان
کے کشیدی شان بہ فرعون چنود

محبت کردی بہ از بہ طاعت
بس حجت محبت کاں مرد گرد
نے عمر فراتھند آزار رسول
نے بہ سحر سحران فرعون شان
گر نبودی سحر شان و آن جھود

کے بزرگ بندے عمامے سہرات
نا امید یا خدا گردن خود دست

معصیت طاعت شد ای قوم عمامہ
چون گنہ ماہ طاعت آمد دست

انقل حسب حال

منقول ہو کہ امین الوہی جبریل علیہ السلام کو جب غفلت و خود عنایت ہوا اول انھوں نے دو گانہ شکر ادا کیا کہ رب العزت ادا کیا اسکے اتمام میں مدت تیس ہزار سال کی گزری جب فانی ہوئے جناب احدیت میں عرض کیا کہ اے میرے رب جس طرح میں نے تیری طاعت میں قیام کیا کسی دوسرے بندے کو میسر ہو سکتا ہے ارشاد ہوا اے جبریل آخر زمانہ میں ایک گروہ میں پیدا کروں گا جسکی دور کوت نماز کہ بصرۃ قلیل مدت چن نفوس میں با حیوب کثیرہ و خاطر پریشان یا ہزاران وساوس شیطانی و خیالات فاسد نفسانی و تعلقات دنیاوی وہ ادا کریں گے تیرے اس دو گانہ تیس ہزار سال سے فائق و مرجع ہوگی جبریل علیہ السلام نے نہایت تعجب و حیرت سے پوچھا کیف ذالک یا رب العالمین میں نے کس طرح یہ ہوگا اے پروردگار جہاں حکم ہوا اے جبریل تجھے محض طاعت کی واسطے جو ہر واحد نور مجرب سے پیدا کیا اور جملہ خواہش نفسانی و علائق جسمانی و تلاش معاش و دغدغہ معاد حسب زل و فرزند موت کے گزند سے بری کیا وہ مسکین اگر ایک ساعت بھی اپنی روح مجروح کو مائل بطاعت کرینگے انکا نفس درہی مخالفت و شیطان آمادہ محاکات شہوات نفسانی سبب غفلت جب مال و منال باعث حرص کسل خلقی جسم خاکی مانع عمل خیر ہوگا باوجود ان سب مولف کے جو دور کمین نماز وہ محض بخوف و یقین نفس و شہوات سے معارضہ و مکاہرہ کر کے ادا کریں گے پس ایسی انکی نماز جو جہاد اکبر بمقابلہ نفس سرکش کے ہے اسکے مقابلہ میں تیری نازک مقاومت کر سکتی ہے چنانچہ حضرت مسیح الاسرار شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مشوای عامی بیچارہ نومید
اگر افتد بضر بادشاہی

کہ چون پیدا شود اشراف خوشید
ہم افتد نیز بر کج گدائی

کسی کو برہنہ است امر و در راہ چو کار مخلصان آمد خطرناک نزدیدم و خود بین پادشاه را درین رہ نیست خود بینی محبتہ	برو بہ تاب در این توحشید و نگاہ گنگاران بر زمین گوی چالاک ایں المنین باید چند ارا تن لاغر و لے باید شکستہ
--	--

برجوع بہ قصہ

المختصر ملائکہ نے جب یہ جواب ملک علام نسبت خلقت آدم علیہ السلام سنا سرور گریبان ہو کر زبان عجز باعتراف قصور کھولی اور ابلیس ملعون دم بخورد گھبرا کر آتش بغض محمد و شعلہ پائے جوارہ غیظ و غضب بصد شد و ملائس بد باطن کے سینہ پر کینہ من بھر کرنے لگی اور حکم الٰہی امانت لایزال قادر متعالی جل جلالہ صادر ہوا کہ جلد شجر شمشاد قدر آزاد و نقش بدیع قالب آدم پہ نگار خانہ صنعت و ایجاد تودہ پاک خاک الم ناک سے تیار کیا جاوے اسکا قصہ طویل ہو مولف کو لکھنا واقعہ عز ازل جو انداز نامہ معطوف النان کو رجوع باختصار کیا چنانچہ اس قالب غالب کا سر مبارک خاک پاک مکہ سے اور گردن خاک بیت المقدس سے سینہ زمین عدن سے پشت شکم زمین ہند سے ہاتھ زمین مشرق سے پیر زمین مغرب سے جو منہائے طلوع و غروب آفتاب ہے اور گوشت و پوست و خون و رگ و پے مجموعی زمین مخلوط سے مرکب بہ چہار ارکان بسیط خاک و باد و آب و آتش کر کے اپنی بد قدرت سے بنایا تاکہ طبائع مختلفہ والوان متضادہ و اوضاع جدا گانہ متغائرہ اس سے صورت پذیر ہوئے آدم اس قالب پر چالیس برس ابر غم و بروز و احد از وقت صبح تا وقت چاشت صحابہ تراکم مسرطوانہ باطریسایا گیا و اسے بحال اولاد آدم کے کہ اس ماتم کدہ خاکدان فانی میں عیش طلب عشرت جویان ہیں۔

وصال یار کجا و من خراب کجا
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا

حاصلہ نفوت و آخر ہاموت

بیان گذر ابلیس بعین بقالب آدم علیہ السلام

بھیج اسے رب مرتے الطیر لعین بر لعت | منکر حکم خدا و من وین بر لعت

صاحب معارج النبوۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہیں کہ جب قالبی آدم علیہ السلام صانع مطلق نے اپنی یہ قدرت سے بنایا وہ قالب چالیس برس تک زمین پر رکھا رہا مگر جو جو اُس پر گذرتے تھے اور یہ عجیب شے دیکھ کر اسکے حسن صورت و صفائے طینت و غرابت ہیئت و ترکیب ظاہری و باطنی اعضا و جوارح معائنہ کر کے متعجب و متحیر ہوتے تھے اور حمد و ثنائے قادر مطلق و صانع حقیقی ادا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک روز ابلیس ملعون کا گذر اُس قالب پاک پر ہوا یا فوج متابعان خود چاہا کہ شخص اس کا بعد کے حدود و جہات کا کرے اول ایک انگشت بچس خود اس کا بعد پر پاری فوراً اس سے ایک حدائے مصلحاتی مثل کوزہ خالی کے پر آمد ہوئی جو درحقیقت اس دشمن کے ہاتھ لگانے سے فسر یا دیکھتے داور داوار بھی مطابق شعر

فسر یا دزد دشمن یہ بد دوست توان کرد | از دست تو ای دوست ندانم مگر ناظم

عزائیل مردود نے یہ آواز سننے ہی اپنے جمیع معاشرین سے کہا کہ گھبراؤ نہ اور غم مت کرو یہ قالب مجھ سے اندر سے خالی ہوا اسکی تجویف مستکرم نقصان قوت ماسکہ کی ہوگی ایک ساعت تامل کرو کہ میں اُسکے باطن کی سیر کروں اور اس کی رگ و پے میں درآ کے سب حال حقیقت و اصل کیفیت دریافت کروں تب اسکی واقفیت سے تم کو آگاہ کروں بعد اسکے حق معافی و قہر رفع المسانی کے اندر درآ یا ایک سطح پاکیزہ دیکھا خزانہ ہائے نفوذ کونین سے مالا مال و ہر قسم کی صلاحیت و قابلیت سے آراستہ و پرستہ حال کہ جو کچھ اسنو بہ تمامی عمر عالم آفاق میں دیکھا تھا سب کچھ اس میں موجود پایا جو قوت صدف پر گہرا آبدار و درج ملو از معانی اسرار یعنی دل اشراق منزل کے مقابل وہ پونچھا ہر چند تنگ و درو و جد و جہد اُس تابکار نے کیا مگر اندر اسکے کسی طرح گذر اُسکا ممکن نہوا مابوس و نامر او اس میں سے واپس کیا اور کل ماجرا اپنے راز دار ہمارے ہوں سے کہا کہ کل قالب کے اندر سیر میں کیا گیا مگر اسکے اندر صدر مقام جو ہے وہ ایک خزانہ ہی مضبوط بند کیا ہوا اور جو اہر اسرار سے بھرا ہوا ہر چند بیٹے سنی بلیغ و کوشش کی مگر اسکی سیوا انکشاف حقیقت حال

نیکر کا اب مجھے یقین ہوا اور سخت بیم و ہراس ہے کہ وہی میری خرابی کا باعث ہوگا اور
اسی سے میرے کل امور میں غلط پڑے گا جس کا مجھے اندیشہ تھا وہی امر پیش آیا۔

روایت نفع روح بہ قالب آدم علیہ السلام و گدڑ و سوسہ
شیطانی بنجا طر حضرت ابوالشیر حقیقت خلقت نفس امارہ صراحت اسکی

بھیج اے رب مرے الیس یقین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب خلاصۃ الحقائق تحریر فرماتے ہیں کہ جو وقت قالب آدم علیہ السلام کو اسے انوار روح
سے منور ہوا نظر اولین انکی لوح محفوظہ و عرش مجید پر پڑی ساقی عرش پر خط نور لکھا دیکھا
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم امتہ مذنبہ و رب غفور ان الفاظ
سے اول تو رفت شان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو معلوم ہوئی دوم عصیان نسبتاً
امت و موعود مغفرت ہونا ان کا پایا گیا غرض کہ پوچھا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے
یہ نام نامی کس عالی منزلت شخص کا ہے جو تیرے نام پاک کے برابر بنا ہوا لکھا ہی ارشاد ہوا
اے آدم یہ پیغمبر آخر الزمان تیرا فرزند ہے جو وقت پاسے کرامت تیرا سنگ مذلت میں دے گا
بواسطہ وہ شفاعت اس نام خیر الانام کے میں تجھ پر اپنی عفو و رحمت نازل کروں گا جو تو
گدڑ الیس ملعون کا قالب آدم علیہ السلام میں قبل نفع روح ہو چکا تھا جس کا مذکور اوپر لکھا گیا
خوڑا انکے ذہن میں یہ خطہ شیطانی و سوسہ فاسد گذرا کہ باپ کو بیٹے کا شفیع ہونا چاہتے
تھے کہ بیٹا باپ کی شفاعت کرے مگر اسکے جبریل امین کو وحی الہی ہوئی کہ اے جبریل بہت
جلد آدم کے دل سے یہ خطرہ فاسد نکال ورنہ وہی خطرہ اس کی ہلاکت کا سبب ہوگا چاہیے
حضرت جبریل نے حکم رب جلیل خورائیدہ آدم علیہ السلام کا چاک کر ڈالا اور نصیحت وہ
خیال فاسد نکال کر زمین مشیت میں دفن کیا اس تم اندیشہ شیطانی سے درخت گندم پیدا
ہوا جو سبب اخراج جنت و انواع مذلت آدم علیہ السلام کا ہوا اور نصیحت ثانی جو کانون
سینہ آدم علیہ السلام میں باقی رہا اُس سے نفس امارہ بنایا گیا جو شیطان داخلی جسم

انسان کا ہے اور محرک خواہش بد طبع انسان کا ہوتا ہے اور شیطان پر وئی
جسم اسکی تائید کرتا ہے تب وہ خواہش و قوی سے فعل میں آتی ہے اور سبب
کلفت عزامت اولاد آدم کی تاقیام قیامت ریگی

بیان اقسام نفوس انسانی

بھیج اے رب مرے اہلیس لعین پر لعنت منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
مخفی نہ ہے کہ انسان کی حیات سے متعلق ایک تو نفس نبغین ہے اس کے لغوی معنی جذب
کرنا نسیم کا ناک یا منہ سے سانس کے آنے جانے میں یہ واسطے تروریح قلب و رفع بخار
کے ہے اور مجموعی اُن دونوں آنے جانے والی سانسوں کو دم کہتے ہیں جمع اسکی انگلیں
ہو دو دم نفس بفتح بول و سکون ثانی ہے اسکے نئی جان و روح و عینیت ہر چیز کو بہین
اسکی جمع نفوس و انفس ہے پس اس نفس مفتوح النون و سکون الغائی ثین نہیں
بزرگان دین نے لکھی ہیں اُن کی صراحت حسب ذیل لکھی جاتی ہے۔

قسم اول

نفس امارہ یعنی بد خواہشوں کی طرف رغبت دہانے والا اسکی اہلیت و حقیقت خلقت
اور ہر لکھ چا چکی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نفس و وسوسہ شیطانی سے خلق اور
ہر فرد بشر کے جسم کے اندر ہر آدمی کیا ہے اور اسکی تین قسم ہیں۔ ہمزاد غول بیابانی۔
شیطان انسی۔ کیفیت ہمزاد یہ ہے کہ قوم جنہ سے آدمی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی
مرتا ہے خاصان خدا اپنے ریاضات و عبادات سے نفس کشی کے لینے آئی نفس امارہ
ہمزاد نام کو مار کے اپنا رام کرنے والا، اس طرح یہ کہ بتی ان کی خواہشیں تنہا است و لذائذ
داحت و آسائش محو کثرت نفس امارہ کی ہی ہوتی ہیں وہ ہمیشہ اپنی طبیعت پر جبر و ظلم
کر کے ان کو ترک کرتے ہیں اور اپنے علی الرغم حین استیارت تہذیب کا رد و تفریب
سے اسکو عمل میں لاتے ہیں اس جہد و تہذیب کا رد و تفریب جو ان کا اپنے ارادہ و عمل پر

غالب آتے جاتے ہیں نفس سرکش اُن کا لینے ہمزاد معمول ہوتا جاتا ہے جیسے انسان
 فاقہ کش وزن شوہر جابر و ظالم آخر الامری نتیجہ اس ضد و مخالفت کا اس حد کو
 پہنچتا ہے کہ وہ موزی عاجز و مجبور ہو کر مطیع و فرمان پذیر ہو جاتا ہے اور پھر
 اپنے جیلی حرکات پر حرارت و مسابقت نہیں کرتا اور جب وہ انسان مرتا ہے
 اسکے ہمزاد کو بھی ملائکہ فوج کر کے قبر متوفی میں اس کا ہم آغوش کر دیتے ہیں
 اور جو ہمزاد اجسام کفار و مشرکین کے ساتھ خلق ہوتا ہے اور مدت العمر اپنی
 بذریعہ اجساد خاکی اپنے کے بناوت و مخالفت دین حق سے وارتکاب معاصی کبر
 و صغیرہ و انواع طغیان و کفران و افعال ناشایستہ و ذمہ کرنا رہا اور اس
 آدمی کو اپنا مطیع رکھا جب وہ مرنا و جسم پلید اُس کا خاک ہو گیا روح غیثہ
 اس کی بعالم برزخ مبتلائے عذاب الیم ہوئی اور اس کے ہمزاد شیطان کو سبب
 نجاست کفر ملائکہ ہاتھ نہیں لگاتے کہ ذبح کیا جاوے لہذا وہ آوارہ ہو کر رجوع
 کرتا ہے اپنے مجنس شیطانیین کی طرف مگر چونکہ تعلق اس کا ابدان انسان
 سے رہا ہے لہذا پوری موانعت و مخالفت اسکو شیطانیین مجرور سے نہیں ہوتی
 ہے بلکہ علیحدہ ایک گروہ اپنا قائم کر کے صحرا و بیابانوں میں بسر کرتے ہیں اور
 متماش باشکال مختلفہ ہو جایا کرتے ہیں اور بیشتر اقوام کفار کو بہ تحریک خیالات باطلہ
 و ترغیب افعال قبیحہ و تعلیم عقائد فاسدہ اپنا مطیع و منقاد رکھتے ہیں اور اکثر
 امور شبہہ مثل بزرگ و شوان اس قوم کے جزم عقاید و رسوم اعتقاد کے واسطے
 دکھایا کرتے ہیں اور معتقد کساثر اہل اچلی آدمیوں کو راہ گلی میں ستاؤ اور ڈراتے
 ہیں اور قہر کی طاقت میں شیطانیین مجرور و قوم جنہ سے کم ہیں یہ ہیں غول
 بیابانی جن کو بھوت پرست اعدلان حوام و بنادین کہتے ہیں اور غول
 بیابانی کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ ہر گروہ جنہ و شیطانیین مجرور سے
 علیحدہ صحرا و بیابانوں میں رہتے ہیں یہی سنا پختہ اسی سے متعلق یہ روایت
 ذیل ہے۔

روایت کتاب عصمت

کتاب عصمت میں حضرت ابو ایشخ روایت کرتے ہیں محمد بن سہیل مفری سے اور انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن باغ سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کی ہے جبکہ ترجمہ اردو یہ ہے کہ چلا میں ایک راہ میں کہ اس میں غول یا بانی مجھے ملے یعنی بھٹنے ناکان دیکھا میں نے ایک عورت کو جو تھی اُس گروہ خیانت میں سب کپڑے پہنے ہوئے ایک تخت پر بیٹھی ہوئی اور روتی تھیں اس کی چاروں طرفوں میں قندیلین پس دیکھا میں نے کہ بلانی ہے وہ عورت مجھ کو طرف اپنے پس جیب دیکھا میں نے کہ بلانی ہے وہ عورت مجھ کو اپنی طرف شروع کیا میں نے پڑھنا سورہ یسین کا پس مجھ گئیں قندیلین اسکی اور کہتی تھی وہ عورت یہ مکر میری طرف کہ ای بندہ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ اسے بندہ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ اب فروعات نفس امارہ سے شیطان انسی کی صراحت باقی رہی جبکہ کورت غفور سورہ ناس میں فرماتا ہے اَلَّذِي يُوسُوسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْغِيْثَةِ وَالنَّاسِ يَعْنِيْ وَهُوَ شَيْطَانُ كُوسُوسَةُ النَّاسِ کے دلوں میں شیطان جنی اور انسی سے بعض ترجمہ ہائے کلام مجید میں والناس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ وہ آدمی جو شیطان صفت اغوا و گمراہی خلق خدا کرتے ہیں مگر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ اپنی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں کہ والناس سے یہ مراد ہے کہ وہ وسوسہ ڈالنے والا لوگوں کی قوت متحیل پس اس قوت کا تعلق اسی نفس امارہ سے ہو لہذا اسی کی ایک فرع سمجھی جاتی ہے۔

قسم دوم

نفس لوامر ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ دلفنر، حوصلہ و غمھیان سے اپنے اوپر محبت

ملاست کرے کہ یہ فعل ناجائز کیون تو نے کیا یہ صفت مومنین کی ہے کہ انکا نفس اپنے افعال پر ملاست کرتا ہے

توم

نفس مطمئنہ ہے اسکے معنی کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور فکر میں حق تعالیٰ جل شانہ کے پورا اطمینان رکھنے والا یہ نفس انبیا علیہم السلام و اولیائے کبار و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے واضح ہو کہ ان ہر نہ نفوس کا ذکر کلام جمیع میں حق جل و علانے فرمایا ہے نفس امارہ کی بابت سورہ یوسف میں فرماتا ہے وَمَا آتَيْنِي فِيهِ اِنَّ النَّفْسَ لَامَّارَةٌ بِالتَّوْبَةِ اِلَّا مَا دَحِيحٌ دَبِّي اِنَّ دَبِّي عَفْوَ وَجَعِدُ اور نفس نوامہ کی قسم کھاتا ہے سورہ قیامہ میں لَا اَقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَا اَقْسِمُ بِالنَّفْسِ الْوَّامِئَةِ اور نفس مطمئنہ کی بابت سورہ فجر میں فرماتا ہے يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُنْمِیَّةُ اِذْجِیْ اِلٰی دَبِّكِ وَاصْبِرْ مَوْجِئَةً اور بعضوں نے علاوہ ان تین قسموں کے جو اوپر مذکور ہوئیں ایک اور چوتھی قسم نفس علمہ بھی لکھی ہے لفظ اسکے معنی یہ ہیں کہ ارادت مختلفہ اس سے دل میں راہ پاوین مگر اسکا ذکر کلام مجید میں نہیں ہے

بیان انکار الیس کا سجدہ آدم علیہ السلام سے اور رائے درگاہ ہونا اسکا حضرت جلال حدیث بصدرت مخواری

بیچ اے رب مرے الیس یعنی پر لعلت | سن کر حکم خدا دشمن دین پر لعلت لکھا ہے کہ بعد نفع روح کے قالب آدم علیہ السلام میں جب ملائکہ مامور یہ سجدہ آدم ہوئے اول سب سے جبریل علیہ السلام نے سجدہ کیا پھر میکائیل بعد اسکے اسرافیل من بعد عزرائیل علیہم السلام نے یہ تعمیل ارشاد رب العزت

حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام نے اُس ملعون پر لعنت کی
بعد اسکے کل ملا کر مہفت طبقات زمین و آسمان نے لعنت کر کے صحبت مٹائی و پھر
اجرام فلکی سے اسکو محروم کیا

صراحت اُن چار خواہشوں ابلیس لعین کی جو بعد مخدول
ہونے کے جناب احدیت سے اوس نے چاہیں

بہج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | اسکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
روایت ہے کہ جب ابلیس لعین رائدہ درگاہ ہوا جناب احدیت میں اس
مردود نے عرض کیا کہ اے پروردگار عالم میں نے لاکھوں برس تیری عبادت
کی جو آج تک کسی مخلوق سے نہیں ہو سکی تو عادل ہے کسی کی حق تلفی
نہیں کرتا میری اس عبادت اور ریاضت کا معاوضہ مجکو دنیا ہی میں
ملجاوے کیونکہ جزاے اخروی سے تو نے مجھے محروم و بے نصیب کر دیا ہے
حکم ہوا اے ملعون کیا چاہتا ہے اس جیہانے اسوقت بھی اظہار افعال
و شرمساری و طلب عفو خطانہ کی بلکہ ایسی چار خواہشیں کیں جو سراسر
بدنیتی و خباثت و تمردی سے بھری ہوئی تھیں اول یہ کہ اَبَتْ فَاَنْظُرَنَّ
اِلٰی یَوْمِ یُعْثَوْنَ یعنی اے رب پس مہلت دے مجکو موت سے اس دن
تک کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے یعنی نفثہ بعثت تک اور چالاکی
اس میں یہ کہ نفثہ بعثت کے بعد پھر کسی کو موت نہ ہوگی اس نے چاہا کہ
مجھکو بلا چکھنے ذائقہ موت کے جو ہر ذی حیات کے واسطے ضروری ہے
حیات ابدی ملجاوے اور اس عذاب الیم سے جو دقت مرگ یا بعد مرگ
اسکے واسطے مسکین پر محفوظ رکھے یہ خوش

شعر

جز باذنِ فمِ باذنِ اللہ نیار و بزبانا
با خدا ہم نچہ اندازدیت مغرور ما

مرو و دازنی یہ نہ سمجھا اس عالم الغیب حاضر و ناظر جمیع جبر و خفیات
واقف مکنونات قلوب و نیات خالق موت و حیات سے کسی مخلوق کی
چل سکتی ہے حکم ہوا فَاَتَاكَ مِنَ الْمُنْظَرِ نَفْسٌ اِلَى يَوْمٍ اَلْوَقْتِ الْمَعْلُومِ پس تحقیق کہ
تو موت سے مہلت دیا گیا ہے وقت معلوم تک وقت معلوم سے مراد
اس نفع ثانیہ تک کی ہے جس کا نام صق ہے اور اس کے نفع سے کل
مخلوق جام فنا نوش کرے گی اور یہ سو ذی بھی سنان اجل سے اُسی
نفع میں قتل کیا جائے گا دَوْمَ نَالٍ فَيَعْرِضُكَ لَا تَخُوْهُ بَقِيْعَةً اَوْ وِشْرِي
یہ خواہش کی کہ تیرے کل بندوں کے گمراہ کرنے پر میں قدرت پاؤں
ارشاد ہوا اے ملعون وہ عوام جسے جہنم کے بھرے جانے کا وعدہ ہے
تیری اطاعت و تمبیت کریں گے اور جو خاص بندے ہیں ان پر کبھی
تو قدرت نہ پاوے گا۔ سوّم یہ دعا کی کہ میری اولاد کثیر ہو جو اپنا کام پورا
کر سکیں یہ دعا اس کی قبول ہوئی چارم یہ کہ میں جس شکل سے چاہوں
متماثل ہو جاؤں یہ التجا بھی اس کی منظور ہوئی باستثنائے حلیہ پاک
صاحب لولاک یعنی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ
ان کی مشابہت و تماثل کی قدرت اس ہو ذی کو کبھی نہیں حاصل
ہو سکتی ہے مدارج النبوة میں حضرت علامہ زمان شیخ محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ جو شخص جمال بالکمال محبوب
رب العالمین سے خواب میں مشرف بزیارت ہو وہ رویاے صادق سے
ہے کیونکہ شیطان اس صورت پاک سے متماثل نہیں ہو سکتا یہ ضرور نہیں
ہے کہ خواب میں اصلی صورت پاک آپ کی دکھائی دے تب وہ خواب سچا
سمجھا جاوے اور اس کی تماثل سے ابلیس متبع خیال کیا جاوے کیونکہ اصلی
صورت پاک کی زیارت سے بجز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور

لوگ مشرف وسادات اندوز نہیں ہوئے پس جس چیز کا مشاہدہ برائے
العین نہوا ہو اس کی اصلی یا غیر اصلی ہونے کا علم کیونکر ہو سکتا ہے مگر
جس شخص کو کہ زیارت جمال باکمال صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کسی قطع و وضع
سے ہو اس کو صحیح سمجھنا چاہیئے اس لیے کہ ابلیس لعین کسی ہیئت مخالف کو
بھی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نامزد نہیں کر سکتا
خداوند کریم ہر مومن کو نفیب کرے

بیان اغوائے شیطان لعین کا حضرت ابوالہشیر آدم و حضرت
حواء علیہما السلام کو سرایتان جنت میں اور نکالاجانا ان کا
جنت سے اُتارنا دنیا کی محنت شرت میں بصدیخ و مصیبت

بہج اے رب مرے ابلیس لعین پر تو | منکر حکم خدا دشمن دین پر تو
راویان اخبار و مقاتلان آثار یون تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم و حوا
علیہما السلام بحکم ملک علام بفرارغ خاطر راحت گزین و عشرت پذیر یا من خلد
ہوئے ابلیس لعین دشمن قوی ان کا کہ آمدورفت باغ جنت سے ممنوع تھا اس
فکر میں پڑا کہ کسی طرح دخول جنت پر قدرت پا کر آدم و حوا علیہما السلام کی رح
میں خلل انداز و تفرقہ پرداز فتنہ ساز ہو جیسا کہ اس بد شرشت کو یہ معلوم ہوا
کہ آدم علیہ السلام پر کل میوہ ہاے جنت مباح کیے گئے ہیں مگر ایک دخت کی
تمتع سے ممنوع ہیں بہت خوشدل ہوا اگرچہ درگاہ صمدیت سے نکالا ہوا
تھا مگر یہ برکت تین اسماء الہی کے کہ اس کو یاد نہ تھی پڑھ کر اوج پذیر ہوا
ہوا اور بندہ رجب جیلہ تا فلک پہنچا دروازہ بہشت پر ایک ایوان یا قوت
احمر کا بنا ہوا تھا اس میں چمپکریٹھ رہا اس انتظار میں کہ کوئی شخص اندر

مستع و بہرہ اندوز کیا ہے یہاں نتیجہ کار یہ ہوتا ہے کہ تم ہزار ذلت و خواری و غربت و کسرتِ جنت سے نکالے جاؤ گے اور کل بیان کی نعمتیں تم سے چھین لی جائیں گی اور درِ رحمت آباد و نیاے زشت میں انواع و اقسام واقفانِ حزن و آلام میں رہ کر مبتلا ہو گے اور نعمتِ حیات سے بکریہتِ ممات آغشتہ بخاک و خون کیے جاؤ گے غرض کہ ایسی باتیں وحشتِ خیرِ ظلال انگیز اس مردود نے کیں کہ حضرت حوا سخت متاثر ہوئیں اور اربعیس پر تلبیس سے چارہ کار پوچھا اس مغربی نے ہدایت کھانے خوشہ گندم کی کی فَقَا سَمِعًا اِنِّیْ لَکُمَا لَیْنًا اَلْحَیْیَیْنَا اور قسم کھائی حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے کہ تحقیق کہ میں واسطے تمہارے نصیحت کرنے والوں سے ہوں آخر کار فسونِ مکار کا کھوپ نا بخار کا پورا ان پاک باطنوں تک ظن کے اوپر حمل گیا کہ حضرت حوا نے سات خوشے گندم کے توڑے ایک اس میں سے خود کھا یا اور ایک اپنے پاس ذخیرہ رکھا اور پانچ عہد لاکر حضرت آدم علیہ السلام کو دیے اور کہا کہ ایک میں نے کھایا ہے کوئی میوہ جنت کا اسکی جلاوت و لطافت ذائقہ کو نہیں پہنچتا ہو لکھا ہو کہ گندم اسوقت شہد سے زیادہ شیرین اور مسک سے زیادہ نرم اور دودھ سے زیادہ سفید تھا حضرت آدم سخت برحکم ہوئے اور کہا اے حوا تجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے پروردگار کے عہد و ميثاق و امتناع کو قطعاً تو نے فراموش کیا اور شجرِ منیہ سے غر ممنوع کو کھا گئی مگر تو عذابِ الہی و عقوبتِ قہاری سے نہیں ڈرتی اور پرہیز نہیں کرتی ہے حضرت حوا نے کہا اس کی رحمت بے پایاں اور مغفرت فراوان ہے اے آدم ع

کریم است ایزد تو ساغرِ بخشش یہ کہ ایک قدحِ خمر جنتِ حضرت آدم کو پلایا جبکہ اسکا سر انپر غالب ہوا ایک خوشہ گندم لے کے مٹھ میں دیدیا چونکہ وہ از بس لذیذ تھا اس حالتِ فسان و خود فراموشی و عدمِ ادراکِ امر و نہی میں کھلے گئے ہنوز مڑے تک بھی وہ پہنچا تھا کہ کل حلقہ ہائے ہستی جسم سے گر پڑے اور تاجِ تقرب سر عزت سے نکل

مرغ بار و از دیگ مرقوم ہے کہ حله ہاے جنت ہنشل ناخون کے کل جسم پر تھے وہ بے پاداش نافرمانی
 گریے کر بطور نوحہ و بغض یادگار سرانگشتانی پر رہ گئے کہ حضرت آدم جب دیکھے تھے حله ہاے جنت کو
 یاد کر کے روئے تھے اور اب تک یہ اثر انہی اولاد میں باقی ہے کہ ہنگام افراط خوشی و خوش نشینی کے
 آدمی جب اپنے ناخن دیکھے دوسب خوشی و مسنی محسوس جاتی ہے یہ قصہ کتب تفاسیر میں
 بہت طویل ہے مختصر یہ کہ سب کے سب بھٹا جبار منتقم جلا بھکر جنت سے بعد زلزلت و
 خواری بلا سماعت عذر و پوزش پذیریری نکال دیے گئے یعنی حضرت آدم و حضرت نوح و
 ابلیس ملعون و طاووس وحیہ یعنی مار چنانچہ حضرت آدم سرزمین ہند کو سرائند پ میں
 اور حضرت نوح آجدہ میں ابلیس ملعون بصرہ میں یا مہ میں طاووس حبش یا کابل میں ملا اصفہان
 میں جنت کے پھینکے ہوئے اگر گریے اصرار لیک ان میں سے انواع و اقسام کے عقوبات
 میں مبتلا کیے گئے جو ہمیشہ ان میں اور ان کی اولاد میں قائم رہیں۔

اول آدم و اولاد آدم علیہ السلام دس عقوبت یا دنیا میں مبتلا ہو کر

اول عتاب الہی بہ تافروانی۔ دوم کشف ستر عورت بہ نزع شوم تبدیلی لون جلد بدن از
 حله ہاے بہشت سیدی بہ کثافت ظلمت
 چہارم اخراج از جوار رحمت۔ پنجم صد سالہ فراق حوا بہ دنیا۔ ششم عداوت و خصومت
 شیطان یا اولاد آدم تا قیام قیامت
 ہفتم استقرار لقب عامی بنام آدم ہشتم تسلط و مشارکت شیطان تم آبنائے آدم و اولاد آدم
 علیہ السلام بہ ملکوت سموات باسوا ل و اولاد آدم بدر و دھن و آلام و اسقام از دنیا
 دہم نقب تلاش معاش کہ سولہاں روح و کاہش جان انسان ہے

دوم حوا علیہا السلام پندرہ عقوبت ہاے دنیا میں مبتلا کی گئیں

اول نجاست ایام معینہ دوسرے نقل محل مدت نہاد تیسرے شدائد و منہج حل

چوتھے محنت عدت	پانچویں ریت	حجے اختیار طلاق بشوہر
ساتویں کی میراث	آٹھویں نقصان شہادت	نوزن نقصان عقل
دسویں نقصان دین و عقائد	ایکادھویں محرومی نجات و سلام	بارھویں محرومی جہنم و جہنم سے
تیرھویں محرومی ہنہری سے	چودھویں محرومی سلطنت	پندرھویں محرومی حصول
	و بادشاہت سے	فضائل جمادات سے

سوم الہدیس ملعون جو دس عقوبت ہائے ابدی میں مبتلا کیا گیا اسکی وہی مشل ہوئی

شام دم کہ از قیام دامن فشان گزشتی گوشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشد
 اول انزعاج سلطنت روئے زمین دوم اخراج از جوار رحمت سوم سخ صورت ملکی
 و آسان دنیا و خازنی جنت۔
 چہارم تبدیلی نام از عز ازل۔ پنجم پیشوائی ہمہ اشقیاء۔ ششم ملعونیت ابدی
 یہ الہدیس
 ہفتم سبب منفرت الہی ہشتم مسدودی در توبہ نهم تدا داس ملعون کا
 دهم خطیب اہل النار ہونا

بہ ہارم طاؤس

طاؤس کے جنت میں چھ سو بازو تھے ہر ایک انکا زرنگار و مرصع کار و مکمل بجا ہر
 ملعون بالوان مختلفہ خوشنادر تھادہ سب اکھاڑے گئے صرف دو بازو بدرنگ
 کر کے چھوڑ دیے گئے اور پیراس کے بشومی اس پائے دی کے کہ شیطان کے بہشت میں
 لائیکی بابت کی تھی مسج کر کے کریم منظر و سیاہ رنگ کر دیے گئے اور جنت سے نکالا گیا

پنجم حیثیت یعنی مار

سانپ غلبرین بن ایسا حین جانور تھا کہ مثل اسکا دوسرا تھا ایسے چار پیر مثل دواب کے تھے اور سر اسکا زبرد کا تھا اور کل بدن اسکا مختلف الالوان سرخ و سبز و زرد رنگ سے مثل آفتاب کے درخشندہ تھا لعلان انوار اس کے دور دور جاتے تھے اور دانت اس کے بچھو خوشہ مروارید منطوم تھے زبان اسکی مشک سفید سے تھی و ریح دہان اسکا مخوم پشت مثل نقرہ بیضا شکم مانند ورد چہرہ گردن جواہرین تھی وہ کل جسم اسکا سبز مینیت بد ہو گیا اور دین بسبب اس بیکینی کے کہ شیطان کو منہ کے اندر رکھنے جنت میں لے گیا تھا پراز ہر بلا لعل کر دیا گیا اور چاروں پہ مفقود کر کے بنامت عمل میٹ کے بل زمین کو رگڑ کے چلنے کا حکم ہوا اور غذا خاک تیرہ سے اسکی مقرر ہوئی علاوہ ان کے درخت انجیر و عود بھی بحیرم دیتے برگ ستر پوشی آدم علیہ السلام کے جنت سے منقلب الحالت ہو کر نکالے گئے کتب تفاسیر میں یہ بھی مرقوم ہے کہ بجز نزع حد ہائے جنت کشف عورت آدم و حوا علیہما السلام کا ان دونوں کو معلوم ہوتا تھا مگر چشم دیگر خلایق سے سناہ مطلق نے مثل جنہ و ملائکہ وغیرہم کے بدستور مستور رکھا تھا اور اپنے خلیفہ کی حرمت نگاہ بھی غلط

شرح مکاتذ ابلیس لعین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین یر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین یر لعنت

واضح ہو کہ ابلیس پر ابلیس جب بعد ورنہ فراموشی رائدہ درگاہ چھوٹی ہوا اول چالاکی اسنے خداوند عالم ہی سے کی کہ نفخہ بیفت تک موت سے مہلت مانگی جس کے بعد کسی کو موت نہوگی اور اسنے چاہا کہ اپنی فطرت سے مہلت پاؤں تو عذاب ہائے وقت مرگ و بعد بچوں لیکن اسین ناکام رہا بعد اسکے سگان بہشت کو دم و دیکر داخل جنت ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو وہاں سے نکلوا یا۔ قایل پیر اول آدم علیہ السلام سے ہابیل پیر دوم کو بیگناہ قتل کرایا۔ اور یس علیہ السلام کی قوم کو اوثان و اصنام تراشی و بت پرستی کرنا سکھایا قوم نوح علیہ السلام کو انکی ایذا رسانی پر آمادہ کر کے کل عالم کو بظاہر طوفان غرق آب کرایا۔ قوم عاد و ثمود کو حضرت ہود و حضرت صالح انکی دعائے بد سے غارت کرایا۔ نمرود کو

تاکسیر	رویداد	دہمیت	شمریکیت
یہ کہتے ہیں کہ فروع اور امام کے جائز ہے	یہ کہتے ہیں کہ دنیایا فانی نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ ہمارے افعال کے واسطے سزا نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان سبک اور کسی نہیں ہوتا ہے
متولفیت	نظامیت	قاسطیت	یہ
یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ شرمقدر ہے یا نہیں	یہ کہتے ہیں کہ حق فانی کو شے کتنا جائز ہے	یہ کہتے ہیں کہ سب علم ریاضت و حکمت و مال فرض ہے	یہ کہتے ہیں کہ توبہ گناہ کی قبول نہیں ہے

ستوم فرقہ جہمیت کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائے ذیل میں ہیں

مصلحت	مترابصیت	مترافیت	وارثیت
یہ کہتے ہیں کہ اسما و صفات خداوند عالم مخلوق ہیں	یہ کہتے ہیں کہ علم قدرت و مشیت مخلوق ہی اور خلق غیر مخلوق ہے	یہ کہتے ہیں کہ حق فانی مکان میں ہے	یہ کہتے ہیں کہ جو شخص روح میں جاوے گا پھر نہ نکلا جاوے گا اور میں و فرخ میں نہ جاوے گا
حرفیت	مخلوقیت	عبریت	قاسیت
یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ہم میں جاوے گا جل کر خاک ہو جائے گا اور پھر اس کا اثر و نشان و حویلی دہائی میں گزرتا ہے	یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید و تورات و انجیل و زبور مخلوق ہیں	یہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم ایک ماضی و حکیم تھے	یہ کہتے ہیں کہ روح و جنات و اولوں فنا ہو جائینگے
زناوتیت	لفظیت	قبسیت	واقفیت
یہ کہتے ہیں کہ سورج و موع سے ہونی نہ بدین سے اور	یہ کہتے ہیں کہ قرآن کلام قاری ہے کلام	یہ گروہ خذاب قبر کے منکر محض ہیں	یہ کہتے ہیں کہ مخلوقیت قرآن میں ہو کر توقف
یہ کہتے ہیں کہ ہم نے	یہ کہتے ہیں کہ ہم نے	یہ کہتے ہیں کہ ہم نے	یہ کہتے ہیں کہ ہم نے

۴

حق تعالیٰ مرنی ہے دنیا آئی نہیں ہے مگر مرنی
نہن اور عالم قدیم ہے اسکے کلام خدا میں
اور قیامت کے مگر نہیں

ہمارے فرقہ مرجیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائے ذیل میں ہیں

مشیت	تاریت	شائیت	راجیت
یہ کہتے ہیں کہ آدمی کو خداوند عالم نے اپنی مشیت پر پیدا کیا ہے۔	یہ کہتے ہیں کہ بعد ایمان کے اور کوئی چیز قرین نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ جسے لا الہ الا اللہ کہا اسکا جو بیچارہ ہے خطا و گناہ کرے اس پر کچھ عذاب نہ ہوگا	یہ کہتے ہیں کہ بندہ طاعت سے مقبول اور نصیب سے حامی نہیں ہوتا

شاکیہ	مہریت	علیت	منقوصیت
انکو اپنے ایمان میں شک ہے کہتے ہیں روح خود ہی ایمان ہے	یہ کہتے ہیں کہ یاہ علم جو امر و نہی نہیں جانتے عروہ کا فر ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان عمل ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم
مستثنیہ	اشیت	بدعیت	خشویت
یہ کہتے ہیں کہ میں ہم ہی ہیں	یہ کہتے ہیں کہ قیاس میں ہے	یہ کہتے ہیں کہ اطاعت ہے	یہ کہتے ہیں کہ واجب سنت
			صلایت و ریل نہیں کتنا مگر کی واجب کو وہ نصیب کرگا و مستحب ایک ہی ہے

یہ نجم فرقہ خارجیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائے ذیل میں ہیں

ارزقیت	ریاضیت	قلبت	خازنیت
یہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص خواب میں نکل نہیں دیکھتا	یہ کہتے ہیں کہ ایمان قول صالح و عمل صالح و نیت	یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دعا جو حاصل ہو وہ قدرت	یہ کہتے ہیں کہ قرینہ ایمان کی بیچائی نہیں ہے
ایک ہی مذہب ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے	ایک ہی مذہب ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے	ایک ہی مذہب ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے	ایک ہی مذہب ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ ہم نے یہ مذہب اختیار کیا ہے

ہے کہ وحی منقطع ہو گئی ہے	وست ہے	و خواہش حق تعالیٰ نہیں ہیں
خلفہ	کوزیہ	مستزہ
یہ کہتے ہیں کہ بھاننا مقابلاً یہ کہتے ہیں کہ بدن لیس کفارہ سے اگرچہ وہ بہت ملتے کے پاک دو چند ہوں نہیں ہوتا کفر ہے	یہ کہتے ہیں کہ شر تقدیر الی نہیں ہوا اور ناز یا مات خاص نفا ہے اور ایمان کو بندہ کا جو فرقان تخلیق ہے اور دعا و قوس سر دوان کو کچھ قطع نہیں ہے اور حراج بیت المقدس اس کے نہیں ہے و۔ باب و کتاب و میزان کچھ نہیں ہے اور فرشتے مومنین سے افضل ہیں اور ربوت حق قیامت میں ہوگی اور کبریت اولیا نہیں ہے اور اہل جنت سو وچکے اور مرگے افضل ان پی مومنین نہیں مراد اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کچھ نہوں کی	

کشتہ یہ	پیہو سید	محکمیت	سراجیہ	اضیہ
یہ کہتے ہیں کہ زکوۃ دینا فرض نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان بالغیب باطل ہے	یہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کا حکم خلق پر نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ گنگے فصص ہماری دے حجت نہیں ہیں بلکہ انہی انکار واجب ہے	یہ کہتے ہیں کہ جبراً عمل اور اسکا اثر بندہ کو نہیں ملتا ہے

<h1>ششم فرقہ ارضیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائی دلی ہیں</h1>		
<h2>علویہ</h2> <p>یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مبنی جانتے ہیں</p>	<h2>ابدیہ</h2> <p>یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مبنی نبوت جانتے ہیں</p>	<h2>شیعیہ</h2> <p>اس گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد شخص امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کو جہت مبنی ہے افضل و اولی نہ جانے کا فر ہے</p>
<h2>اسحاقیہ</h2> <p>یہ کہتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں</p>	<h2>زیدیہ</h2> <p>یہ کہتے ہیں کہ امامت نازکی</p>	<h2>عباسیہ</h2> <p>یہ گروہ بجز حضرت عباسؓ ہیں</p>

ہوئی	اولاد علی بن طالب کے دوسرے	عبد المطلب کے اور کسی کو امام نہیں جانتے ہیں			
امامیہ	نارستہ	متناسختہ			
یہ گروہ کسی وقت زمین کو امام مہدی جنت خدا سے خالی نہیں جانتے	یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے کو اور وہ سے افضل سمجھے وہ کافر ہے	یہ کہتے ہیں کہ جان نکلنے کے بعد ہاڑ ہے کہ وہی روح دوسرے کالبد میں داخل ہو جاوے			
لاحسنیہ	راجسیہ	مرقسیہ			
یہ گروہ طلحہ ذبیحہ و عائشہ صدیقہ عظمیٰ وغیرہم پر نفرت کرتے ہیں الیاذ اللہ	یہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ دوباہر دنیا میں آویں گے اور فی الحال ابراہیم رہتے ہیں	یہ گروہ منفقہ اس بات پر یمن کہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنا رو دیا جائے			
ان ہندو دولت کے علاوہ چند کہ ہوئے رسالہ ابوالفاسم لاری میں گیارہ فرقے اور مذاہب مختلفہ کے لکھے ہیں جو بعد کو قائم ہوئے ان کی صراحت بھی درج ذیل ہے					
کرامیہ	دہریہ	حالیہ	باطنیہ	اباحیہ	برائیہ
شعریہ	سوفیہ	فلاسیفہ	سمعیہ	مجرستہ	*
<p>اور یہ سب فرق مذاہب اسلام میں تو ابلیس ملعون نے ابتدائی میں بعد ختم قرن خیر القرون کے قائم کر دیے تھے جبکہ شیعوں اور شاخین صد ہا اور ہو گئی ہیں وہ شعی ازلی تو اسلام کا ایسا قوی دشمن ہے کہ فرقہ ہائے ضالہ مسلمانین بڑھا جاتا ہے اور قیامت تک یوں ہی بڑھاتا جائے غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خاص ہمارے زمانہ میں و ما قبل اس کے اس موزی نے کتنے گروہ ہائے مسلمانوں کو جادۂ اعتدال سے منحرف کر کے نفس امارہ کا مطیع کر دیا ہے کہ آزادی سے جو فعل جو شخص چاہے کرے تکلیف شرعی یا کُل اپنے اوپر نہیں رکھے اور انسان سے بائع صفت ہو گئے جو غیر ملک و آزاد ہیں لطیفہ</p>					

بھیجے اسے رب مرے البیس لعین پرست | مست کر حکم خدا من دین پر لعنت
 واضح ہو کہ سات قسم شیطین جکا ذکر بہ صراحت اور پرکھ چکا ہوں حق تعالیٰ نے
 خلق میں جکی خلقت عین نار و ظلمت و خانیہ سے ہے یعنی
 جیشہ دیو شیطین نفس امارہ غول بیابانی ہمزاد شیطان انسی

اور حسب روایت صاحب لطائف معنوی سات ہی جنم بنا گئے ہیں جنہی

قسمت سحر طے حطہ جحیم جہنم ہادیہ

تاکہ ہر ایک گروہ شیطین ہر بعد اپنے جنمون کے صدر نشین ہو دیں

اور سات ہی ستارہ روان یعنی سبع ستارہ ہیں

قسمت عطارو زہر شمس مرغ مشتری زحل

چنانچہ ملائکہ وقت صعود شیطین سے آسمان پر بہ استراق اخبار عالم بالا ان ساتوں کے
 شعلہ ہائے جوار آتشین بنا کر ان ملائکہ کو رجم کرتے ہیں اور سات ہی اقلیم کل روے
 زمین میں تقسمہ حکما میں

دعوات عمان شام بیت المقدس طنجہ ازہرہ مغالیرہ جابلقا

پس اقلیم اول کی مضافات سے جزیرہ و ترکنگ ہر مبداء خط استوا و سکین شیطین
 ہے وہیں سے اقلیم سبعہ میں پھیلے ہیں۔ اور سات ہی کوہ اعظم روگین برہین اول
 انہیں کوہ قاف کہ جس کے نسبت صاحب مجمع البلدان بجواز روایت کتاب عجائب الخلق
 لکھتے ہیں کہ وہ کل روے زمین کو احاطہ کیے ہوئے ہے بلندی اسکی قریب بلبلک اول کے
 ہر اور جرم اسکا زمرہ سے ہر اور رنگ کی ہر اور کل ساتوں ہاڑوں کی تفصیل یہ ہے

کوہ قاف کوہ دماوند کوہ سلیمان کوہ گلستان کوہ درق کوہ رکیان کوہ چین

جہان قد آدم

علیہ السلام

یہ پہاڑا مکن شیطین ہیں۔ اور بروایت جواہر التفسیر و تکرار نقص سات ہی طبقات زمین ہیں

برکا اخدہ عرقہ عربیا ہولنا چین عیبا

پس عیسیٰ طبقہ متعین موضع شیطین و اتباع اسکے کا ہے اور سات ہی دن میں
 شنبہ یکشنبہ دوشنبہ شنبہ چارشنبہ پچشنبہ جمعہ
 اور سات ہی منزل قرآن مجید میں بحساب تہی بشوق ہیں۔

منزل اول دوم سورہ سوم سورہ چارم سورہ پنجم سورہ ششم سورہ ہفتم سورہ
 سورہ فاتیحہ ماندہ سے یونس سے بنی اسرائیل سے شعرا سے والصاف اسو فان سے
 پس ہر سورہ کے اول حرف کو جس سے منزل شروع ہوئی ہر ایک لفظ فی بشوق بنا یا ہے۔
 اور سات ہی قرار ہیں جنھوں نے سات قرار میں بنائی ہیں اور سات منزل قرار ہفتہ ہے۔
 ہر روز میں ایک منزل تلاوت کے واسطے مقرر کی ہے تا کہ ہر ہفتہ تمام شیطا طین ہر روز
 انسان سے گریزان و مغلوب رہیں کیونکہ شیطا طین بالطبع تلاوت قرآن مجید سے
 بھاگتے ہیں وہ ہفت قرار یہ ہیں

نافع مدنی۔ عبد اللہ بن کثیر مکی۔ ابو عمر دہلوی۔ ابن کثیر شامی۔ عامر کوفی۔ حمزہ ثقفی۔ کسائی
 اور بروے قواعد طبیبہ سات ہی پردہ ہائے شہر ہیں

ملحقہ	قرنیہ	عنسیہ	حکبونیہ	شکبیہ	شمسیہ	صلیبیہ
-------	-------	-------	---------	-------	-------	--------

اور ہفت اندام یعنی سات ہی اندام جسم انسان میں ظاہری اور سات باطنی ہیں ہفت
 اندام ظاہری یہ ہیں

سر	سینہ	پشت	دست راست	دست چپ	پای راست	پای چپ
----	------	-----	----------	--------	----------	--------

اور ہفت اندام باطنی یہ ہیں۔

دماغ	دل	جگر	سترز	شش	زہرہ	معدہ
------	----	-----	------	----	------	------

پس آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک اندام ہنگام پانی کو ظاہری و باطنی سے تصرف و حلول و قیہ ہفت شیطا طین سے
 بذریعہ ساتوں پردہ ہا و حجب کے نگاہ کے مدد لکھان اسپر بغیر پابندی احکام شرعی کے آدمی نہیں پاسکتا
 خالق کائنات سب کو اسکی توفیق عطا فرما۔ و بروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ سات ہی دریا و دریا میں پر عظم
 واقع ہیں جو ہر ایک دوسرے محیط و اوہ الغین کی نسبت حق جل علاہ پر کلام پاک میں یہ سورہ نمون خیر و تبارک
 و العزیز ہیں مجاہدہ سبحان جو معنی اور دریا جو سیاہی کے پیچھے اسکے ہوں سات دریا۔ اوہ دریا یہ ہیں

بحر مخیط بحر قیئس بحر صم بحر مظلم بحر مراث بحر ساکن بحر مکی

اور بروایت صاحب تذکرہ ملکہ لبنان نام انکے یہ ہیں
دریائے اخضر دریائے عمان دریائے قنوم دریائی بربر دریائی اوقیانوس بحر روم دریائی اسود
اور بروایت صاحب برہان کتاب لغت کے نام انکے یہ ہیں

دریائی چین بحر عرب بحر روم بحر حبش بحر طبرست بحر چین بحر خوارزم
آدمی جب سوار دریابوئے شایطین جمع آنے میں کہ سواہر ان کشتی کو ضرر پہنچا دین اگرچہ حفاظت
حافظ حقیقی ہر جگہ حافظ و نگہبان ہو مگر چونکہ خاصہ طبی شایطین ملائے کا یہ کہ تلاوت قرآن مجید سے
بھاگتے ہیں لہذا ابوری کشتی چاہیے کہ آیات قرآنی ضرور پڑھتا رہے اور بزرگان دین کے ہنگام سواہر
دریایہ آئینہ پاک جو یہ سورۃ ہود و اوحیٰ جو مخصوص لکھی ہو بسما اللہ تعالیٰ و امیر شعیان و امیر
اور ہفت مرد یعنی سات ہی مرد کتب لغت میں لکھے ہیں جو ہر ہفت اقسام شایطین کے اول
درجہ کے دشمن ہیں اول انہیں ذات پاک جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ وسلم
بعد ہر چہ اختلفای راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و حضرت حسین رضی اللہ عنہما ہیں
قادر مطلق ان ساتوں مردان خدا کے طفیل کی ہفت اقسام کو شایطین بچا دے اور سات ہی آسمان
اول قیام دوم قیام سوم یلین چہارم زنون پنجم البیاضیون ششم روعا علی مقیم فلک العرش
ان ساتوں آسمانوں کے ملائکہ فرود آفر و اعرابیل ملعون پر لغت کرتے ہیں اور اتباع و امتثال کو
پہرہ اور ہفت ہیکل یعنی سات آدمیہ مافورہ ہیں جو دفع شایطین و حصول انیت کے

واسطے ہر روز مخصوص وظیفہ میں پڑھے جاتی ہیں

ہیکل اول شروع از آیۃ الکرسی ہیکل دوم از آیۃ وفات امراء عمان ہیکل سوم امن الرسول
ہیکل چہارم از آیۃ قل جاء الحق ہیکل پنجم از آیۃ قال رب انی ہیکل ششم از آیۃ اوحی
وزن بن الباطل اور بن العظم الی انہ سمع کفر من ابن

ہیکل ہفتم شروع از آیۃ ان یکا والذین کفروا

علاوہ انکے بہت سی تخیلین کتب تواریخ و تفاسیر میں لکھی ہیں جنکی تحریر میں طوالت کا خیال ہے
کیونکہ مقصود و مولف اختصار کو لہذا انہ قطع نظر کی گئی بہر حال آدمی کو چاہیے کہ کبھی اپنے

علم و فضل و افعال پر نازش و غرور نہ کرے گو سرا سرنیک ہوں اور اس موزی دشمن ہوں
ایمان کو اپنے سے دور نہ سمجھے ہر وقت جناب احدیت میں اس کے شر سے پناہ مانگتا رہے
در تار ہے مطابق اشار غزل مولف جس کے منتخب چند شعر بیان نقل کیے جاتے ہیں۔

غزل مولف

دنیا کا تعلق نہیں چھٹنے کا بشر سے	اللہ بچائے رہے شیطان کے شر سے
تا کا جسے مارا اُسے پھر وہ نہیں بھیتا	دشمن ہے یہ نامر دکھ نہان پر نظر سے
ہیں تین جگہ ڈر کی بچے فتنہ سے ان کے	زن اور زمین صاحب امواا کے در سے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اب آگے بیان اسکا ہو کہ وساوس شیطانی قلب بشر
میں کیونکر پڑ جاتے ہیں اکثر ناواقف وہ علم لوگ کہتے ہیں کہ شیطان کا قلب بشر
میں کیونکر پہنچتا ہو لہذا اس واقعہ کو بضراحت تحریر کیا ہو کہ ہر شخص اس آگاہ ہو کہ مطلقاً

اقسام وساوس شیطانی تفصیل اسکی کہ کیونکر قلب بشر میں پڑ جاتے ہیں

بھیجے اب مرے بلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
--------------------------------	-------------------------------

واضح ہو کہ ترکیب خلقت شیطانی ملائکہ ظلمت و فانیہ جو ہر لطیف نار مجر د سے ہوا سوچ سے
خلق تاریکی انکے مادہ میں بھری ہو جو ہمیشہ کار ہائے بھگے اور تکاب میں مہیا رہتے ہیں اور ملامت
انکے لطافت میں صفت ناریت رکھتے ہیں اور یہ کلیہ ہو کہ کوئی عرض بد و ن جو ہر محسوس نہیں ہوتا
جیسے الوان مختلفہ کہ بد و ن جامہ باریک و باریک و ن کا غزوہ و غیروہ دکھائی نہیں
دے سکتے اسد طرح انکے اجسام لطیفہ سبب اس کے کہ عرض جو ہر میں یکساں ہیں بسبب لطافت ناریہ
اکلیہ محسوس نظر نہیں ہوتے اور بسبب لطافت جسمیہ بہت آسانی و سرعت سے روح حیوانی انسان
میں حلول کر جاتے ہیں اور وہ اجسام بشری جنہیں استعداد اور قابلیت قبول افعال فیمم کی ہو
انکے اعضا و جوارح ظاہری سے بواسطہ اسی روح حیوانی کے علماء و عملا قولاً و فعلاً اور تکاب گناہ
کراتے ہیں اور کبھی اسی قسم کا تصرف اعضاے اندرونی جسم انسان پر یعنی قلب بشر میں کر کے

وساوس فاسد و خطرات ناجائز پیدا کر کے طبع انسان پرستولی کر دیتے ہیں وہ انخوا و شیطانی ہے اور وہی اوہام مستلزم صدور معاصی صغیرہ و کبیرہ کہ انسان سے ہوتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں مصدق اس تقریر و تقریر کی ہے کہ ان الشیطان یخون من الانسان یخون الدنیا یعنی شیطان خون کی طرح آدمی کی رگ پوین دھڑتا ہے اور جو ارواح طیارہ اجسام طہر جس شکر کہ ہیں زمین قابلیت از کتاب معاصی خالق عالم نے بہتیت ازلی پیدا ہی نہیں کی اور وہ موصوم ہیں جیسے ملائکہ و انبیاء علیہم السلام یا قابلیت نمی مگر وہ ریاضت و نفس کشی و مجاہدات و تزکیہ سے دور کر دی گئی اور وہ نفوس مری و معذرس ہونے جیسے اولیاء اللہ ایسی ارواح و اجسام کے قریب گذر بھی اس موزی کا نہیں ہونے پاتا نہ صرف ظاہری و باطنی کا انکے اوپر کیا ذکر ہے۔

روایت

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انسان جب تک عبادت و ذکر الہی میں مصروف رہتا ہے شیطان اس کے قریب نہیں آتا اور جب کارہائے دنیاوی میں مشغول ہوتا ہے وہ مغتری بھی آدمی کی مصاحبت و شایعت کرتا ہے لیکن دنیا کے کاموں میں اگر باندی امر و نہی احکام شرعی کی کرے وہ زمانہ بھی عبادت الہی میں شمار کیا جاتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

تنبیہ

مغنی نر ہے کہ وساوس دو قسم کے ہوتے ہیں ایک بد خیالات جن کا نتیجہ آدمی کو خراب کرنا والا ہوتا ہے مثلاً وہ امور جو فہم بشر سے باہر ہیں یا وہ راز جن کا فاش کرنا مشیت کے خلاف ہو نیز بحث کرنا جیسے ذات و صفات الہی کی تحقیق بہت و رسالت کے بھید و کی تلاش امور اخروی کے خطرات کو دل میں جگہ دینا مسک جبر و اختیار پر غور و فکر کرنا احکام خدا و قدر کا درمیان کی لم دریا کرنا جنگ و جدل باہمی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق و ناحق کی تلاش۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بخشش عام پر ہر وسوسہ کے اعمال و افعال سے قطع نظر کرنا۔ یا اسکی رحمت سے بالکل نا امید ہو جانا۔ غیر خدا کو اپنے دینی و دنیوی امور میں کفیل کار کرنا۔ اور نہ کرنا انکو اور انکی عدم پرستش میں اپنی جان مال اولاد کی مصرت پر یقین کر لینا۔ نیک کاموین ناپیش دریاہ میل خاطر کرنا جو پہلے ثواب ہیں اور صد یا ہزار ہا امور اسی قبیل کے ہیں جنکی صراحت لای علی غیر اللہ

امکان سے باہر ہے اور مطلب اصلی اس مخفی کا یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے دوسو ملن پر غور و فکر کرتے کرتے کسی غیر واقعی و باطل خیال کی واقعیت پر آدمی یقین کر لے اور راہ راست گمراہ ہو کر اسکا جھٹس ہو جاوے۔ دوم نیک خیال بھی بھی یہ مردود بشر کے ملین و ناہی مگر بدینتی و بدخواہی سے اس طور پر کہ کسی کھوٹی نیکی پر اس غرض سے رغبت دلانا ہے کہ کوئی بڑی نیکی ثواب عظیم والی سے اسکو محروم و باز رکھے جیسے قریب وقت نماز کے کسی مریض کی اعادہ پر عازم کر دیا اور اس آمد رفت میں اسوقت کی نماز قضا کروادے جبکا گناہ عبادت مریض کے ثواب کے دو چند زیادہ ہو یا کسی مجمع عام میں کوئی خیرات و ایثار کسی شخص سے کروایا اور دو ملین خیرات کنندہ کے یہ خیال تھا کہ اس خیرات کرنے سے ہمارا وقار و نام لوگوں کی نگاہ میں زیادہ ہوگا ہماری عالی ہستی و سیرت میں دیکھ کر جہان جہان اس مجمع کے لوگ جائینگے ہماری تعریف کریں گے اُس سے ہماری شہرت و ناموری اطراف تمام میں شائع ہوگی نتیجہ میں کل خیر کا یہ ہو کہ اس خیال فاسد کے بدولت ثواب اسکا بالکل زائل ہو کر یا کا گناہ جو بدتر ہے اس ثواب سے زائد ہے خیرات کرنے والے کے سر پر لا دیا اور اس مردود کا مطلب حاصل ہوا۔

بیانِ رحمِ شیاطین جو بذریعہ شہابِ ثاقب کے آسمان کی ملائکہ حکیم الہی کو فرمایا اور وہ ملاعنہ اس سے جلنے میں اور بھاگنے میں۔

بھیج اے رب مرے اہلیں لعین لعنت | مست کر حکمِ خدا دشمن دین پر لعنت

رحمِ شیاطین کے معنی نفوی یا نکینا شیاطین کا اس ستارہ سے جو مثل شعلہ کے مشیت میں بوجھنا پڑے فرماتا ہے پروردگار عالم اپنے کلام پاک میں برصحاء ملک اَلْقَدْ دُخِلَ السَّمَاءُ الدُّنْيَا بِصَاحِبِهَا وَجَعَلْنَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَاقْتَدْنَا لَهُمُ عَذَابَ السَّعِيرِ اور مقرر آراستہ کیا اور زمین دیا جنے آسمان دنیا کو جو زمین سے بہشت دیگر اخلاک کے نزدیک تر جو ان ستاروں سے جو شب کو مثل چراغوں کے چمکتے ہیں اور کیا ہیں انھیں ستاروں کو شعلہ مانگنے والے شیاطین کے جیکہ بقصد استراق سمع وہ آسمان پر جانے کا ارادہ کرتے ہیں اور یہاں کیا ہیں واسطے انکی عذاب جلائو الا دنیا میں شہابِ ثاقب سے اور آخرت میں انکے بھڑکنے والی سے اور

دو سہری جگہ سورہ طارق میں فرماتا ہے وَالسَّاعِ وَالطَّارِقِ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ
 اور قسم کھاتا ہوں میں آسمان کی اور اس ستارے کی جو رات کو دوڑتا دکھائی دیتا ہے اور کیا
 جانتا ہے کہ کیا یہ وہ رات کا آئے والا ستارہ وہ ایک ستارہ ہے جس کا درجہ جلاوتیہ شیطاں کو
 اور انکی چشم خیر و کریمہ پر مثل چمکاؤ کی اسلحہ کے جیسے آفتاب کی روشنی میں وہ بے نور ہو جاتی
 ہے تفصیل اس اجمال کی یہ کہ قبل طالع ہونے آفتاب عالم کتاب رسالت یعنی نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیطاں جتنہ صمود کر کے آسمان سے متصل ہو جاتے تھے اور اخبار
 عالم بالا متعلق بنظام قدرت ملائکہ مامورین کا رو خدمات سے سنگرز میں پراتے تھے اور
 کا ہنار و ساحر ان وقت سے سب وہ خبریں بیان کرتے تھے وہ کاہن و ساحران اخبار کو
 بانہار اپنی غیب دانی کے بطور مشین گوئی کے کفار متعقدین اپنے سے کہا کرتے تھے اور اسی کے
 مطابق واقعات عالم ظہور پذیر ہوتے تھے جسکی وجہ سے بنائے کفر والحاد متحکم تھے چونکہ یہ امت
 مرحومہ ہواور معتمد حقیقی نے اپنی لغت اسپر ختم کی ہوا لہذا بغرض تحفظ ایمان و عقائد مسلمین
 مومنین اس امت کے یہ سلسلہ اختیار شیطاں ملائکہ کہ فقور عقائد و افتراء و دساوس و ہبہ
 کا زبردست آلہ برتنہ رجم سے بالکل قطع کر دیا اور گروہ ملائکہ کو مامور کیا کہ جب وہ ملائکہ قصد
 صمود آسمان کا کریں وہ فرشتے ایک گیند شعلہ آتشین کا ستارہ ہواؤ فکلی سے مہیا کر کے مابین
 چنانچہ اسکے خوف سے وہ تابکار بھاگے میں اور اگر کسیکے کچھ پرگیا تو وہ انکو جلا دیتا ہے چنانچہ جب
 خبر و لکا ملنا آسمان سے بند ہو گیا تب وہ سلسلہ سحر و ساحری بھی یقیناً موقوف ہو گیا کہونکہ جب وہ
 شیطاں خبر نہیں پاتے تو ساحروں کے کیا کہہ سکتے ہیں یہ رحمت اس قادر مطلق کی ہے کہ اسرحمت بلا
 کو اس امت کے گنہگاروں کسر سے اُسے دفع کی اور واضح ہو کہ لغت عرب میں اس جگہ گیند شعلہ
 نشین کو بھی نجوم و کواکب کہتے ہیں جو شیطاں کو ملا جاتا ہے اور منہدی اسکی تارے میں درہ تھیلہ
 فی نفسہ اصل کو کب نجم نہیں کہ آسمان سے ٹوٹتا آتا ہوا اگر ایسا ہو تو کس نظام فکلی پر ہم ہوجاویں
 جس طرح اسے اپنے بندوہ اس کے ایمان کی حفاظت بندر یہ رجم دست مکاری شیطاں سے کی ہے
 ایسا ہی انتظام انکی چنانچہ حفاظت کیواسطے ان دشمنان جانی و ماموری ملائکہ اسے کیا ہے۔
 بیان ماموری ملائکہ کی بہ حفاظت ہر فرد و بشر کے شیطاں جتنہ

سے منقول از تفسیر عزیزی و تفسیر سینی و زاد المسیر

یہ سچ ہے کہ رب رب العالمین برکت | منکر علم خدا و حسن دین برکت
فرمانا جو حافظ مصطفیٰ اپنے کلام باب میں یہ سورہ انعام دیکھو لَقَدْ جَعَلْنَا قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَتُوسَّلُ
عَلَيْهِمْ مَحْفُظَةً بِحَقِّ آدَاءِ أَجَلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ وَتَسْتَأْذِنُ لَهُمْ كَيْفَ يَخْلُفُوهُ، اور وہی ہے غالب
اور بندوں اپنے کے اور بھیجا، اور پرتھارے نگہبان یہاں تک کہ جب آنی ہو تم میں سے ایک
کو موت قبض کرنے میں اسکو بھیجتے ہوے ہمارے اور وہ نہیں کی کرتے یعنی یہ ملائکہ مامورہ حفاظ
محافظ و نگہبان رہتے ہیں ہر قسم کے شیاطین سے جو جالی دشمن انسان کے ہیں اور بچاتے ہیں
اسکو ہر آفت و صدمہ سے جب تک کہ وقت معینہ اسکی موت کا نہ آوے اور جب وقت اس کی
مشیت مقتضی بندگی موت کی ہوئی اسوقت وہ ملائکہ محافظ اس کو علیحدہ ہو جاتے ہیں اور
اسکو سپرد قابضان ارواح کر دیتے ہیں اور وہ پھر قبض روح میں کی نہیں کرتے دوسری جگہ
سورہ رعد میں فرماتا کہ لَمْ يَخْلُقْنَا مِنْ دُونِ خَلْقِهِ يَخْلُقُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ یعنی
واسطے اس کے چونکہ زمین آگے اس کے سے اور پہلے اس کے سے حفاظت کرتے ہیں اسکی حکم خدا سے
مطلب اسکا یہ ہو کہ وہ ملائکہ محافظ چاروں طرف آدمی کے گھیر کر رہتے ہیں تاکہ کوئی شیطان انکو
مار نہ ڈالے یا اثرانہ لیجاوے۔ تفسیر زاد المسیرین لکھتا ہے کہ اگر پروردگار جہاں آفرین ملائکہ حفاظ
ہر فرد انسان کے واسطے مامور نہ کرتا تو ضرور وہ روئے زمین سے اٹھالیا جاتے انکو بے بسی جگہ
ارشاد کرتا ہی سورہ طارق ان کل نفس لتأخذ بحافضها یعنی ہر کوئی جان چھوٹی
خواہ بڑی نیک خواہ بدایسی کہ اسپر ایک نگہبان اللہ جل شانہ کی طرف سے فرشتہ ناموں کی لیا ہو
کہ وہ اسکو سختی اور صدمہ و آفات سے ہلاک نہوئے دے اور بچاتا رہے حضرت ملائکہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر میں ارقام فرماتی ہیں کہ وہ فرشتہ دار وہ ہے
محافظ ہر جان پر انسان کا اور وہ ایک فرشتہ ہے لشکر حضرت اسرافیل کا اخیر کام اسکا یہ ہو کہ
بعد مرگ انسان کے اسکی جان درمیان دو نفخوں صور کے داخل کر دے گا علاوہ اسکی ہر ایک فرشتہ کے
اور خدمات و کاموں کے اور بعد ملائکہ مامورین کو نوبت بہ نوبت وہ ملائکہ اس آدمی کے چکی سپر
پر علیحدہ علیحدہ رات اور دن کے مقررین جیتک کہ تقدیر الہی انکی تکلیف یا موت کی مقتضی نہو

اور جب مشیت الہی ہوئی تو رب وہ علمودہ ہو جائے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہو چکی
 بِالْمُؤْمِنِينَ وَآلِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ وَلِقَائِهِمْ عَنْ صَلَواتِ الْمَلَائِكَةِ وَكُلِّ الْعَالَمِ إِلَى
 قَبْلِ طَوْفِ عَيْنٍ لَا حَتَمَ الشَّيْطَانُ تَعَصَوْا عَصَايَ مَقْرَبِ كَيْفَ مِنْ مُسْلِمَانِ بِرَأْسِ سَاكِنَةٍ
 کہہ رکھے ہیں آدمی کے اوپر سے شیطانوں کو جب شہد کے بھرے پیالے سے کھینچوں گے تو اگر
 ایک آدمی کو دوسرا آدمی کے بھروسے پر چھوڑ دین ایک ہلکے مارنے کی مدت بھرتو شیاطین
 اسکی بوٹی بوٹی نوح لیا وین اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ یہ نسبت عام جنس
 بشر کے مسلمانوں کے دشمن بہت شیاطین ہیں کیونکہ نور ایمان سے شیاطین عداوت
 قلبی رکھتے ہیں لہذا اہل اسلام کے ہر نفس پر ایک سو ساٹھ ملک پہرہ چوکی کیو اس شیاطین
 سے بچانیکے لیے حافظ حقیقی نے مامور کیے ہیں باقی اور کلامی متعلقہ انسان پر علاوہ انکو اور
 ملک ہمراہ آدمی کے رہتے ہیں مثلاً جاکر ٹاکا تبین دودن کیواسطے اور دوشب کیواسطے یا وہ
 ملائکہ جو ہر حرف و ہر لفظ مسئلہ انسان کے شمار کتابت کیواسطے مقرر ہیں جیسا کہ سورہ قاف میں
 حَقَّ جَلَّ وَعَلَانِ خَبَرِي يَوْمًا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَيْنٌ یعنی بولنا کچھ بات
 مگر نزدیک اسکے ہیں نگہبان تیار رہنے لکھنے کو جو کہ وہ منہ سے کلام بولے۔

بیان اسکا کہ شیاطین بالطبع ہر قسم کی روشنی سے بھاگتے ہیں

بیہج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں افادہ فرمایا
 ہیں کہ خلقت شیاطین چونکہ ظلمت و خانیہ یعنی سیاہی اور تاریکی کی لہذا یہ دین بالطبع ظلمت پسند
 اور روشنی سے بھاگتے ہیں پس آسمان کہ با جہرام کو اکٹھے مقرر ہو جس کو جمہور شیاطین مخالفت
 طبعی رکھتے ہیں اور یہ امر بھی تجربہ کیا ہوا ہے کہ اکثر علیہ انک اندھیرے مکافین ہوتا ہے اور جس مکان میں
 چراغ اور شمع جلتی ہیں وہاں کم دخل لگتا ہوتا ہے ضرورت وہاں جاتے ہیں مگر رہتے نہیں ہیں

بیان توالد و تناسل شیاطین طاعتہ

”اسط“ اور ”فہرست“ میں مذکور ہے کہ شیاطین کا توالد و تناسل اسط واسطے ہوتا ہے اور ان کے توالد و تناسل اسط واسطے ہوتا ہے

بہیج اسے رب مے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ شیاطین ملائکہ کا نوالہ و ناسل و طوطہ پر ہوتا ہے۔ اول تو ہمارے جو فرشتے و عات
نفس نامارہ سے ہر فرد بشر کے ساتھ خلق کیا جاتا ہے اور ہرگز وہ بچے و گوشت و پوست
قالب انسان میں سما یا ہو اور اپنی شیطنت میں نہایت سرگرمی سے مصروف بکا ہو جس
جس قدر بنی نوع انسان از حد آدم علیہ السلام تا لغصہ صوری ہو کر یا ہونگے انھیں کے بعد
شیاطین بھی سمجھنا چاہیے۔ دوم اولاد ابلیس ملعون ابدی الحیات کہ اسکی ذریعہ مثل انسان
صلب پدر و رحم مادر سے قطع عمل متولد ہوتی ہے جو کرنا چاہے کہ ایک فرد انسان جسکی عمر ایک
ہی صدی کے اندر ہوئی ہے نہ سنا بعد سلا و بطنائے لطیفہ او کی اولاد ذکور و اناث کی شاخیں پھیل کر
ایک ہی باد و صدی میں پیدا و بزرگوار ہا اعتقائے اعتقاد اسکے موجود ہو جائیں چہ جا عزیل ملعون
کہ موبد بحیات دائمی ہر اسکی صلیبی اضافی اولاد جو آج تک محیط عالم ہیں اور انکی آئندہ تاریخ نمود
جس قدر باعداد نامتناہی وجود میں آؤ گی انکی تعداد لاتعداد و لا تحصى بجز دانائے غیب کے اور
کون جان سکتا ہے۔ سوم جنہ و دیوان کرانگی اقسام شیاطین کی صراحت اور گزرتی ہو
وہ گروہ بنی نوع انسان سے صد چند زیادہ ہیں ان کے اعتقائے اولاد جو متواتر و مسلسل کل
افراد جنس انکی سے بعالم وجود آتے ہیں یا آؤنگے اگرچہ عمر انکی مثل انیا ابدی نہیں ہیں مگر
بقابلہ اعمار بنی نوع انسان اسکو ابدی سمجھنا چاہیے کیونکہ ایک ایک شخص نے اس قوم
سے اپنے گروہ ہر عصر کے تادم یک دورہ ثوابت یعنی مدت چھتیس ہزار سالہ سلطنت
کی ہے اور پھر اپنے معمولی طریقہ موت سے نہیں مرے بلکہ غضب الہی میں گرفتار ہو کر خواہ از
دست ملائکہ مقتول کیے گئے یا کسی اور عذاب الہی میں مبتلا ہو کر مدفن و اخیت و نابود
کر دیے گئے انکے غیر محدود کثیر الاعداد ہونیکا کیا حساب ہے اور کیا ضبط و تحریز میں آسکتا ہے اگر
خود کیا جائے تو اندازہ انکا فہم بشر سے باہر معلوم ہوتا ہے بہر حال انسان ضعیف البنیان کو انکی
کثرت کے مقابلہ میں ایک دائہ خیرین کو اور انکی قوت کے مقابلہ میں ایک ذرہ بمقابلہ کوہ ایک
قطرہ پش دریا میں کیا حقیقت رکھتے ہیں جو ایسے کثیر و قوی دشمنوں کو ہاتھ سے جو غارت کریں
و ایمان و برہن شہرازہ جمیع جسم و جان ہیں بروحمہ برآمد ہو سکیں بجز حمایت حافظہ حقیقی کو

جو ہر فرد بشر کے واسطے بذریعہ ملائکہ مقرر تھا۔ ظہن جب کا ذکر اوپر ہو چکا مخصوص ہے۔ شعر
 تو کریم مطلق دین گداہ گم بلطف نخواستیم | درد گیری بہ نایاب کجبار و مچو بر آسیم

ذنا فرمائی ثانی ابلیس ملعون

بیچ اے رب مرے ابلیس لعین لعنت | سن کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت۔

صاحب معارج النبوۃ لکھتے ہیں کہ ابلیس پر تیسری نافرمانی اول توبہ کی کہ سجدہ حضرت
 آدم سے انکار کر کے رائدہ درگاہ ہوا اور نافرمانی ثانی جو اس نے اپنی بیوی کی اس کا یہ اتھا
 ہو کہ بعد طوفان نوح علیہ السلام جبکہ بعد کی دراز گوش کے سوار ہونے کی نوبت شتی میں آئی
 اُس نے اگلے دونوں پر کشتی پر رکھ کر جیسے ہی قصد کشتی پر چڑھنے کا کیا کہ شیطان رو سیاہ
 نے اس کی دم پیچھے سے پکڑ لی ہر چند زور کر کے وہ کوشش کرنا تھا اور حضرت نوح
 علیہ السلام بھی اصرار و قضا کر رہے تھے مگر وہ غیب اس بدکن کی عدم عقب گذاری سے
 سوار نہیں ہو سکتا تھا آخر کار حضرت نوح نے تنگ آکر آواز شدید ماری اور فرمایا لا تدخل
 وان کان معک الشیطان یعنی داخل ہو تو کشتی میں اگرچہ ساتھ تیرے شیطان بھی ہو۔ یہ
 کلمہ غصہ میں اس قسم کا حضرت نوح نے فرمایا جیسے غصہ میں آدمی کہتا ہے کہ کیا تجھے شیطان بڑے
 ہی جو سوار نہیں ہوتا۔ یا کیا شیطان تو ہو گیا یا تیرے ساتھ شیطان ہو جیسی عجلت و اضطراب
 کی حالت میں یہ حماقت و دیگر کرتا ہوا و رگدھا تو وہ تھا ہی بہر حال مٹا اس ارشاد نوح
 علیہ السلام کے وہ خسرو پر کشتی بنوا چونکہ اخیر سواروں وہی تھا اندھا بعد اسکے حضرت نوح نے جانچ
 اہل کشتی کا لیا دیکھا کہ ایک گوشہ کشتی میں شیطان مخوی بھی سر جھکائے بیٹھا ہے حضرت نوح
 نے دیکھ کر تعجب سے پوچھا کہ اے ملعون تو کس کی اجازت سے یہاں آیا اس نابکار نے جواب
 دیا کہ تمہارے حکم سے نوح علیہ السلام نے کہا اے ملعون میں توبہ کرنے کی اطلاع بھی نہیں رکھتا
 اگر میں آگاہ ہوتا تو بک جھبکا آئے دیتا شیطان نے کہا میں نے نہیں کیا تھا دراز گوش و لا تدخل
 وان کان معک الشیطان میں اس گدھے کی دم پکڑے تھا، اور اس کو کشتی پر سوار ہونے سے روکے
 تھا جب میں نے اس سے یہ کہا کہ اگر تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تو چلا آ میں بھی اُسے ساتھ چلا آیا

حضرت نوح بہت خفا ہوا اور کہا نخل اور مکا لے کر آئے کہ اے نوح اب میں تمہارے کلمہ کا نہیں بکلی سکتا
اور تم کو میری مصاحبت اور صحبت اب کوئی چارہ نہیں ہے کچھ ہوتی تھی کچھ نہیں تھی آہی نازل ہوئی
کہ اے نوح اسکو کشتی سے نکلنا واسطے زمین میں ہماری بہت متین مٹی بہن جھکو تم نہیں جانتے
ہو پس یہ تمہیں حکم حکم الحاکمین حضرت نوح دم بخود ساکت ہو گئے جب شب درود کی بجائی ہوئی
تب حضرت نوح نے زبان معذرت بھرت ہماری موعظت و ہداس مٹی ناری کے گھولی کہ
اے ملعون تو ایسا عالم علوم علویات و ماہر راز ہائے خالق کا نجات ہو کر اسی غلطی قاتل کر
کہ حکم مالک الملک کی نافرمانی کر کے اس اسباب کو اپنی ضمیر بخوت تجھ سے باہر کر دی اور اپنے کو مردود
ایدی بنا کے اضلال و غولے بنی آدم میں مشغول ہو جب کا کوئی فائدہ نہ ملے گا یہ کیا حرکت
ناشائستہ تو نے کی اے نوح جو ہونا تھا ہو چکا واقعہ گذشتہ لا علاج ہوتا ہے
اس پر کچھ بیکار رہنے اب اسکی تلافی جو کچھ تمہارے اسکا نہیں رہتا اور اسپرین عمل کروں بھڑک
نوح نے فرمایا اے ملعون و قیوہ باز بڑی عفتور کے نیاز ہے جناب احدیہ میں اے اس عفو قصور
ارحم الراحمین شایدہ اجابت مقبول کرے اسنے کما مجھے قبل التجا رہی کی امید میں یہ بڑی
عرض نہ تھا ہونی ہر مان آپ اگر میری سفارش کیجیے تو شاید کچھ اثر پذیر فرماید یہ حضرت نوح
یہ سوچنے لگے کہ اس مردود کی خطا معاف ہو جائے و خلق خدا ابد اس کے ہر واسطے مصلحت
و انین ہو جائے پس بڑی الحاح و زاری سے جناب اقدس غفار الذنوب میں اسکی عفو قصور
چاہی حکم ہوا اے نوح تمہاری التجا قبول ہے تا بوقت اہم تمہاری کشتی میں موجود ہے اس بیجا
سے کہو اسکو سجدہ بتلافی لغات کر لے ہم خطای لول اسکی انصاف کو دیکھو حضرت نوح فرط غم و غشی سے
پھولے نہیں سنا تھے حمد و سپاس انہی بجا لایا اور کہا ہر شے اندہ اندہ بخیر و تازہ ہوئی حکم حضرت
الہیہ اسکو نہ دیا اس شے انہی محروم لاجتہ نہ نہ سکے کہ اے نوح جب آدم کو خدا نے خلق کر کے
تخت خلافت پر بٹھایا تاج تقرب و انحصار انکے سر پر رکھ کر مسجد و ملک کی اتاب نوینے
انکے آگے سر نہ جھکایا اب اس جہد مردہ مشت خاک کو کہ چادرات ہے سجدہ کر کے یتلک میں
گوارا کر دینا حضرت نوح نے ہر چند سمجھا یا کہ او بد نصیب ہے ایسا موقع نہ پائے گا مگر اسنے نہ مانا
تب حضرت نوح کو صبر ہو گیا اور سمجھ گئے کہ دروازہ توبہ کا ہی اس ملعون پر بند ہو گیا ہے

و کمرنگ نامہ سحر اللمیس و علیہ لعن اللہ لہ و لہ و ترقہ اللہ صاحب الالک خود

ہیج اے رب میرے ایمان میں پروردگار! منکر حکم خدا دشمن دین پرست

چونکہ و قتل ضرر و اضرار و سوانح اغوا و استکبار اللمیس ملعون و فاسق استکبار قلب بنی آدم ناشاد
و نام ہوس ہونگے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت مرگ سرایا تلک اس موفی خلافت کی
لکھ کر خاطر احباب بھمدی قومی مسرور کہ وہ کلفت لاحقہ اس مژدہ تازہ مسرت و اندازہ کو
دور کر دے اگرچہ سنو زدی و در بر فرما اسکا سین بوقت فتح صورت نام یکدن اس مردود کو بھی
آخرش میرے پیش پر ذکر ادبش بعضی اعتبار سے جو پاس اسے لکھتے ہوں گے کہما کی کو بفرستہ مہین
کے جب کوئی مخلوق فنا ہو یہ باقی زمین کی بجز چار ملائکہ مشرب آٹھ امان ہر ش کے ایت
حکم قہاری و جباری قادر توانا بعد غیظ و غضب پیش گاہ عزت و جلال سے صادر ہوگا کہ
او ملک الموت جب قدر میری کل مخلوق اولین و آخرین پر اسقدر تیرے معادیت و مددگار آلا
تہ و غضب مہتیا و تیار تیری ہمارے کے واسطے ہے خلق کہے ہیں اور تیرے طبقات زمین
و آسمان کی موت جبکہ در گاہ ظہر کی سے عطا کی گئی کہ اب آج تو زندہ ہے کہ اب اس
پاسے غضب و قہر مانی آتش فشان و سوزانی ہیں لے اور گریزا ہی قہر میں آتے تھے اب اتھ
ہیں لے اور وہ صورت ہوتا ہے کہ غضب بنا کہ اگر آسمان زمین و زمین پر ہوا جات
اور ستر از شعلہ ہاے جوالہ نذر ہاے جہان باز خیر ہاے گران بار آتش فشان لیکر نہ کل پتھر ہر جہوں کے
بہا اور وہ فوت عظیم ہو جائے کہ عطا کی ہو پوری صرف کو کے اللمیس ملعون کو چکل موت میں لے
اور اس شقی مرتدانی کو ذالقدر مرگ چکوا اور جہت سخری موت کل مخلوق جن و انس پہ تو نے
یہ قدر و غضب کی ہوائیں چھا چند سختی و شدت اس ملعون کی تہنات پیراج کر اور ش ازہ خمار
شکن کے جان بیج ایسے جسم باریت سے کھینچ جائے حضرت عزیز میں نے زہر قہر و غضب مہا چائے
اس حکم تہا ہی منتقم حقیقہ کو آری ہر موت بھیا ناک ہا مڑا ہا بینا کہ اگر مانون آسمان و
زمین کی مخلوق ایک ایک نام تاحسد ہر ازہ ہر یک نہ دہل کر جہا مہر ہا پند ساز و ساز ہا ہا ہا
نمودہ کر اس ملعون ہر کو کو آواز سیدہ کہینت اس ہولناک و رشیدیہ لکھار میں کے کہ

سننے ہی بول کھا کر وہ مرد و بیہوش ہو کر گر پڑا اور ایسی نرتر ہٹ کی آواز اس کے گلوے
 بدین سے نکلے گی کہ اگر کل آسمان زمین کے مخلوق وہ آواز منحوس سنے تو ہوش ہو جاوے تب
 تب ملک الموت کہیں گے تو بارہ اوٹھیں تاک موت پر غضب کا فرقہ کو کھٹکھاؤں بہت مہلت
 و عمر ممتد نہ اظہر خواہ تو بیانی اور تمام ہنگام خدا کو تو تو خراب کیا ایمانوں آہستہ اور وعدے
 قادر مطلق کا جسے جھکو تیرے جہنم وصل کہے پر نامور کیا ہی بیستہ ہیں وہ ملعون انھار پور کیا
 سمت جانے کا ملک الموت معاویہ ان پونج جاوینگے تب مغرب کی جانب بھاگے گا وہاں
 بھی غضب گذاری فرشتہ موت اس کے منہ کی آنکھ کو رہا گئے بھاگتے آدم علیہ السلام کی قبر شریف
 پر جا کے ٹھہرے گا اور چرخ مار کر گرے گا کہ اسی آدم زمین تمھارا ہے ہی بیستہ رانڈہ درگاہ و ملعون و
 جیم بد اب میں کہ ان جان ملک الموت وہاں بھی پونج جاوینگے اور اپنی اس قوت خدا داد
 سے سنجہ اہل میں اس کو گرفتار کر کے آتش قہر و غضب آبی میں گھیر لینگے اور عذاب الیم سخت جاری کا
 پیالہ اس کے پیٹ پر ڈینگے اس کے پیٹ پر وہ جہنمی ناک بر لینگے گا پھر عزرائیل علیہ السلام بھی ہونے لینگے
 اس کا قہر لینگے اس کے ہاتھ جو آسمان سے دھرتی میں پھیر دینگے اور کل عمر ای حضرت عزرائیل
 نیرہ ہائے آتشیں و درہنہ و گزراں ہائے اس کو مارا کر پاش پاش کر دینگے اور روح مجروح
 اس کی کھینچ کر داخل جہنم کر دینگے اور مٹا دینگے اس کو مٹا دینگے۔ شعر

لقد الحمد مٹکا نے کی مٹا مہر میری اسے ہوئی آج کی منزلیں من مسافت میری

افسوس و تامل

اگر کوئی شخص شہر برف شہا طین و جزیرہ و جزیرہ سے دلوں کے آگے من اور عذاب جہنم بھی آگ
 ہی کا جو پس آگ کو کیا سحر و دھواں و تھک و تھک ہو گا کہ کن تو شہر کا ایک حبش ہے۔

جواب

اول جواب یہ کہ ہر جنس میں نوری اور ہر جنس میں صفی فرق ضرور ہوتا ہے قوت و استعداد میں
 مثلاً حیرات سب اگر جنس کے ہیں مگر ہر ایک سب سخت ترقی و دیگر تھوڑی کوتا را شاہی بالو بال کلمات
 آہنی ہو گا اور جہاں نہ رہا ہی پس ہر جنس میں جو ترقی قوی و سخت ترقی انچ سے ضعیف و نرم جنس
 انچ کے بال کر سیکانی تو یہ طرح خداوند عالم کو گاہی کہی آیت زیادہ دوسری قوی و شدید

پیدا کیا جو علی الخصوص آتش جہنم کہ جسکی قوت اسی قدر شدت حرارت کہ خدا تعالیٰ فرمادہ کہ وہ کل اشیاء میں
و غیر میں کو جلا سکے خاک و سیاہ کر دے گی جواب دوم یہ کہ حق تعالیٰ کو عذاب جہنم علاوہ خاک کی عذاب سے
بھی بنایا جو آگ کے سوا کچھ نہ ہو مگر جو قوم آتشیں اس عذاب سے بخلا و نوبت کے جائیں سزا

خزینہ از تفسیرین بدر نہار | وقت از نبأ عذاب النار

چند روایات مختلف متعلق بہ پیشانی عازل ملعون ایجا و تریہ قتل و ندب پیشانی

بہج اسے رب مرے الملیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا و من دین پر لعنت

منقول ہے کہ حضرت جبرہ ماجدہ حوا علیہا السلام سے ہر عمل میں ایک پسرو ایک دختر توام پیدا ہوتے
تھا و وہی دونوں جب حد بلوغ کو پہنچتے تھے ایک دوسرے سے نفقہ کیے جاتے تھے چنانچہ عمل اولین میں قابل
پسرو اقلیم دختر و حل دی بن ہایل پسرو لہود دختر و جو دین کیے جب وہ بالغ ہو کر حکم صادر مطلق آدم حضرت
کو پہنچا کر لے آدم علیہا توام قابل کو ساتھ ہایل کے اور لہود توام ہایل کو ساتھ قابل کے سلسلہ
ازواج میں لایا تا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان واجب الادغان ملک عمام جب یہ قصد کیا
قابل نے نہیں مانا بسبب اسکے کہ اقلیم بہت حسین و عاقلہ حسین اور حضرت آدم سے کہا کہ اسے پدر
یہ حق تلفی کو جسے میرے حق میں تھے روادگی کہ میرے توام کو دوسرے نکاح میں دیتے ہو مجھ اس کے
کہ ہایل کو مجھے زیادہ چاہتی تھا و کیا خیال ہو سکتا ہے تب حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اے فرزند
یہ تجھ پر حکم خالق کائنات ہے کی کہ نہ بالطبع و باقرا و محبت ہایل کے پس متابعت حکم پر بندہ پر فرمے
قابل کے راہ عمام و حاج اختیار کی اور صحبت حضرت آدم علیہ السلام کچھ اسے سود مند نہ ہوئی
آخرش تصفیہ اس قضیہ کا حضرت آدم نے برو قربانی تجھ فرمایا و دونوں بیٹوں نے قبول کیا اس عمل
میں یہ قاعدہ تھا کہ متخاصمین اپنی اپنی قربانی قذ کوہ پر رکھتے تھے اور نارہبنا یعنی ایک شعلہ آتشیں
آسمان سے آتا تھا جسکی قربانی سے س کے اسکو جلا کر فنا کر دیتا وہ ہدیہ قربانی مقبول اور صاحب
قربانی مدعی بنی سمجھا جاتا تھا اور جسکی قربانی کے قریب وہ شعلہ نہ جاتا اور اعراض اس کے راہ قربانی
مرد و ہوئی اور صاحب قربانی مدعی باطل و ناحق کو ش خیال کیا جاتا۔ قصہ ہایل کہ صاحب
اغنام تھے ایک گوسفند قرب اور قابل کو زراعت پیشہ تھے گندم لے لے اور دونوں بھائیوں کے
اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھی اور حضرت آدم علیہ السلام نے دعائی کو وہ شعلہ حکم المتخاصمین بھیجا جا

چنانچہ وہ شعلہ آیا اور قربانی بائبل کو استہدام کر کے فنا کر گیا اور قربانی قابل سوا عارض محض کر کے اس پر کچھ
 تصرف نہیں کیا پس مادہ فاسد و خدو و حسد کا نون سینہ قابل میں شعلہ ہوا اس درمیان میں حضرت
 آدم علیہ السلام واسطے طواف بیت اللہ شریف کے تشریف لے گئے اور بائبل اپنے موشی چرنے کو ہمارے
 گئے وہاں ایک پتھر برلیٹ کر سونے کے اسی اشیاء میں ابلیس نامی جبار بیت انسان قابل کے پاس
 آیا ادا کیا کہ بائبل ہمارے غم فافل سورہا پر اسے ہر موقع پھر چکوا پلو دشمن کو نابود کرنا نہ ملے گا چنانچہ
 قابل کو خواہ گاہ بائبل تک لیگا اور قدیم کیا کہ یہ سنگ گر ان جو فصل بائبل کے پڑا ہوا تھا اس کے سر پر
 ماہ قابل نے ایسا ہی کیا اس کے صدمے بائبل نے شربت شہادت نوش کیا یہ اول فعل پر جو روز زمین پر
 اولاد آدم سے واقع ہوا بعد اسکے قابل بھاگ کر سرزمین بن بن جا کر رہا۔ ابلیس ملعون وہاں بھی
 بصورت ایک زاہد کے گیا اور قابل سے کہا کہ بائبل غنی طور سے آگ کی پریش کرنا تھا اس میں سے
 نار بیضی اس کی قربانی قبول کی اور عری قربانی سے اعراض کیا اگر تو اب بھی یہ تلافی یافتہ اس کو
 شرائط عبادت بجا لے تو وہ تیری سحر ہو جاوے چنانچہ قابل گمراہ نے متابعت شیطان جیم کر کے
 آتشکدہ بنوایا اور آگ کی پریش شروع کی اور اس کی اولاد کو بوضع مزایر و طنائیر و شرب خمر و
 ارتکاب زنا و فواحش اقدام کر کے باپ سے بھی ترقی کی یہ بنا سے آتش پرستی ہوا اور بعض روایات
 میں وارد ہے کہ ابدلے آتش پرستی بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے جاری ہوئی تھی جب نمود
 مردود نے حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا اور وہ بکلمہ رب جلیل جلنے سے محفوظ رہے تب ابلیس لعین
 نے یہ شہرت دی کہ ابراہیم ہمیشہ آگ کی پریش پوشیدہ کیا کرتے تھے اس وجہ سے اس نے انکو زمین جلایا
 یہ قول باطل اسکا گش زد جمہور نام ہوا اور عام تخلق نے اسکے قول کی متابعت کر کے آتش پرستی
 شروع کی اور بعض روایات موحشین میں درج ہے کہ بعد بکھار کے مذہب آتش پرستی کی یہ بنا جو کہ مذہب
 نے بعد صلوات کشن صیاد دعوی موت کے بعد کہ یہ مذہب مذہب اور مذہب مذہب یہ کتاب
 آسمانی ہوا ہے زمین پر آتش کے رواج دینا تھا اس کے بعد اس مذہب نے مذہب مذہب کے احکام
 مانے وہ مذہب سے نامزد ہوا ہے جو اس کو بپا بپا پیچھا کرتا ہے مذہب مذہب کی حیثیت کا اعتقاد
 رکھتے ہیں اور ای کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب
 مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب مذہب کے مذہب

محققین مثل فاضل شہرزی۔ علامہ سیرازی۔ علامہ دوانی۔ و میر محمد الدین و چند دیگر
علمائے اسلام اسکو حکیم کامل جانتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

ایجاد مذہب بہت پرستی

[illegible]

کی پرستش کی بدولت ان دونوں کو حاصل بھی تم سب ناواقف اور یس کو تو سل کے محتاج رہے اگر تم سب بطور خود مثل ادیس اسکی پرستش کرنے تو بلا واسطہ ادیس ان ہی مزا پر فائدہ ہو جاتے اور اسبوجہ ادیس نے یہ راز تم لوگوں کو مخفی رکھا کہ تم سب آداد اور طاعت ہمیں سب احتیاج ہو جاتے یہ تقریر رافسون اس ملعون کی تمامی مخلوق پر ایسی اثر کر گئی کہ ہر شخص نے ایک ایک بت اسی ہیئت کا تراش کے اپنے اپنے گھروں میں رکھا اور اسکی پرستش کرنے لگے اور چند ہی عرصہ میں یہ آفت ایسی عالمگیر ہو گئی کہ کل مخلوق بت برستی کرنے لگی اور یہ رسم قبیحہ تا بدایت اسلام جاری رہی اور یہی روایت ہے کہ طوفان نوح میں یہ اصنام ضائع ہو گئے تھے مگر بعد رفع طوفان ابلیس نے یہ بت بھی کر کے قبیلہ ہاسے مختلفہ و گروہ ہاسے ناقص العقیدہ میں حسب صراحت ذیل تقسیم کر دیے بت وڈ کو جو ابنی کلیب کیا بت سواع کو سپر قبیلہ ہذل کیا بت اور یغوث کو قویض قبیلہ منرج کیا بت یعوق کو پیر قبیلہ قضاہ کیا بت ہسر کو پیش کش قبیلہ حمیر کیا۔ قَالَ اللَّهُ تَالِي وَقَالُوا لَا تَذَرُنَا اللَّهُ شُكْمًا وَلَا تَذَرُنَا كَإِذَا قُلْنَا عَمَاهُ قُلْ لَا يَكُونُ وَيَعْقُوبُ وَسُرَّاهُ اور وجہ تسمیہ ان اصنام کی یہ ہے کہ بعد مسود حضرت ادیس یا سان ایک گروہ مسلحاے متجانب الدعوات کا روئے زمین

پر تھا جن کے نام یہ ہیں

وڈ سواع اور یغوث یعوق

جب ان میں سے کوئی شخص بقضائے الہی فوت ہوتا متعلقین اسکے ایک شبیہ اس کی سنگ و آہن وغیرہ سے بنوا کے واسطے تسکین خاطر انی کے گھروں میں رکھتے تھے جب ایک زمانہ ممتد گزر گیا تب ابلیس مردود نے انکے عواقب سے جو موجود تھے کہا کہ یہ صنم تمہارے ظہا میں تمہارے آبا و اجداد ان ہی کی پرستش کرتے تھے چنانچہ وہ سب اس ملعون کے قریب میں اکھٹر پوجنے لگے اور جس شخص کی شبیہ کا بت تراشا گیا تھا اسی ستونی کا نام پانام اس شبیہ کے کیا گیا اور بعد طوفان نوح علیہ السلام کے ان ہی صنم کو ابلیس نے قبیلہ ہاسے مصرعہ بالامین تقیم کیا اور ہر ایک بت کا نام قدیم بت دیا

خاتمہ کتاب

خدا یا بسوی تو رو کرده ام
 در آن دم که از ما نشان بهم نمود
 نه جان را به تن بود این اختصاص
 تو دانی که گر اختیارم بدی
 ولی چون تو خواندی از آن دم
 مرا اندرین ظلمت آباد تن
 یا لا و نه ماے خود داشستی
 یا یان و عرفان و علم و عمل
 هزاران فیوض از ازل تا ابد
 گدایم ولیکن ز احسان تو
 ولیکن من از بیوفائی خویش
 خدا یا ز لطف تو شرمنده ام
 تو آن میکنی و من این میکنم
 که من بر زمان صد جفا بردم پیش
 بر آن عهد و پیمان که من بستم
 ترا هر بانی چنین استوار
 خدا یا گنگارم و تیره راه
 در اول چو با من ندم کردن
 در آخر که عمرم بپایان رسد
 در آن مصرع هرگز گشتی تن
 در آن دم که گرد و لیقین رستم
 در آن لحظه فیض جان از تنم
 چو بیرون رود جان پاک از جسد

با تمام عام تو خو کرده ام
 در جود و فضل تو برآکثود
 که مایا تو بودیم در بزم خالص
 بد آن غیبتی افتخارم بدی
 ز گلشن سوی خاکدان آدم
 که زندان جان و جای محن
 چو نوری درون انداز ختی
 مشید شد ارکان قصر امل
 تو کردی بنام منش نامزد
 ز دم کوس شاهی در ابواب تو
 مکافات نیکی بدی برده پیش
 تو با آنکه سلطان من بنده ام
 انایت هزار آفرین میکنم
 تو با هر حقا صد و فایده پیش
 سبوزش نه بسته که بکسته ام
 مرا عسدر با تو چنین بدمدار
 مرا اندرین گمراهی راه نمایی
 کرم بیش زمانه از ده ام کردن
 کند قصد پرواز روح از جسد
 چو افتد بگرداب درد و محن
 نه بندی زبان از نشناختنم
 تو شهید شهادت بکام افکنم
 بخوابان با کسایتم در لحد

چو بستر گم خاک و بالین سخت
چو گرد و دشت در محد صد غبار
بجافت بر بجزای محشر گذر
چو رو با سید گرد و نا امید
چو طاعت زیننی بدیوان من
یکی گفت قریب چاه سال
از ان راه یار یک با سوز چرف
پس انگه بدلا سلام درآر
بود هر کسی را به چیز بپوس
ز آلائش مسرفم چو پاک

در ان طره بکشاردی از بهشت
بهر ذره جرسته زمین در گذار
گناهان تن عفو کن سر سپر
بآب کرم روست من کن سفید
گران کن بوحید میزان من
موجد سیاه بد براه من مال
سلامت مرا نگذرا تا بچو بر حق
مراد من تا مرادم برآر
تنای من از تو این است و بس
که دریانه شد تیره از دشت خاک

وای بر تلخ از موقوف

بگذاشت مرا این کار نامه
بدر پای مداوش غوطه دادم
چو پر شد دشت دست من ز گوهر
نمودم ابتدا از نظم عالی
لالی نه بود تحت دل من
دماغ جان معطر از بکیمش
پے تاریخ او جستم چو امداد
بلانا خیر و پے او بام و توش

بدست آمد ز گنج قلب خامه
در مکتون بشت خود نهادم
مرصع گشت هر صفحه ز جوهر
با خیزین سخن سقتم لالی
گل بکشت از آب و گل من
بیا طشت دوش شیمش
فلک بخت با خزان سعاداد
رقم کن نام او تاریخ ابلیس

تاریخ ابلیس
۱۳۱۱ هـ

بعد از خراج سه عدد بانی ره

۱۳۱۱ هـ

يَا مَنْ كَلَّمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۖ اُدْحَمَنَّ لَيْسَ لَكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

۱ رباعی

سهر چه دایم بتو آرم که خریدار توئی
که بخلوت گم جان محرم اسرار توئی

سویت آیم که رایز و فادار توئی
راز دل باو گری غیر گفتن نشود

نثر خاتمه الطبع و قطع تاریخ چکیده خامنه از خاتمه عاجز محمد سعید تاجر . کلکته

آلی متلائی محمد بن تار درگاه رب متعالی تنواری بن جسته انسان ضعیف البیان کو بدو کلمه علم دین
اشرف المخلوقات بنایا جتہ اور تمام کائنات کو اسکا مسخر و تابع کفرمایا جلشاند و اعظم برادر او در غرض صلوة
وسلام لائق تصدیق بارگاه اسکے رسول مقبول افضل المرسلین خاتم المرسلین سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم بر جنوں آفات نبی و ذہبی کی بجایا طالع دارین کا طریقہ او ایسی آل اعظام اور اصحاب کرام پر
جنوں دین اسلام کو کھیلایا بعد از او کفار کو فرغ کیا انابو سید عبد قایل وید و شہیدانین پند و مناد
موسومہ بتاریخ الامم حسین احوال جتہ کا عمو او حال تاریخ ابلیس کا ازبک تانہا خداوند مہر
اور جبریا تفصیل حال اسکے مکان و وقتون کا مفہوم جو تالیف لطیف نثر منطوقہ ناظم خوش تقریر فصیح
المقال بلج الاقوال کرم و محترم جناب ناناشی سید سرفراز علی صاحب ترین اعظم فضیلت و سید و اسلام اللہ
تعالیٰ میرٹھی و قریب راجہ محمد ناظم حسین خان صاحب ہماہر تعلقات و بلگرامہ سوال للکرم
ہجر بنوہ علی صاحبنا الصلوٰۃ و التحیۃ حسب ایامے حاجی محمد سعید غفر اللہ ذنوبہ کے
مطبع مجیب سکرافہ کان من مطبوع ہوا خدا یا کر است قبول عالم بخج سید اولاد آدم

قطعہ تاریخ

زبے منظوم کرد این در مکتون
کہ از کیدش بود ہر شخص مامون
از و سرور شد ہر قلب محزون
معاذی اللہ عن ابلیس ملعون

چو جد من بفضل رب بچون
ز حال جتہ و شیطان رتقم کرد
چو شد مطبوع این تاریخ ابلیس
شہیدم سال لوا ز رو با نف

فہرست مضامین کتاب تاریخ الابلیس

صفحہ نمبر	غلامہ مضمون	صفحہ نمبر	غلامہ مضمون	صفحہ نمبر
۲۳	ذکر اقسام شیاطین لعنہ اللہ علیہم	۲۳	۲	۱ حمد باری عز اسمہ
	اجمعین	۲۴	۲	۲ خطاب بیدگاہ رب الارباب
۲۳	اعداد شیاطین طاعنہ بے ہمتا بل قوم	۲۴	۳	۳ ملت سرور دنیا علیہ التوفیق والرشاد
	انسان کے کس قدر مین		۵	۴ منقبت صحابہ کبار رضوان اللہ
۲۴	طسره	۲۵		۵ علیہم اجمعین -
	بیان صوفیہ امور و عروج باخروج ابلیس	۲۶	۶	۵ در مدح حضرت سلطان الاولیاء
	ابلیس با جمع ظلمی کجایت ملکی			۶ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ
۲۶	ماہوی ابلیس یمن کی بہادر قوم جنت	۲۷	۷	۶ مناجات بیدگاہ قاضی الحاجات
	کفرہ اور اترنا اسکا آسمان سے روضہ زمین		۷	۷ تمہید
	پر با فوج ملائکہ		۸	۸ اشارت بجنامہ
۲۷	بیان عز و ازل کار و لیلان پیغام بر کو پاس	۲۸	۹	۹ ساقی نامہ
	کا بلان و ظلمت طائفہ زلیخہ کے		۹	۱۰ سبب تالیف کتاب
	بدعت ایمان اور مخالفت ان کی		۱۰	۱۱ عرض دعا
	قبول رسولان		۱۱	۱۲ بیان اسکا کہ اول مخلوق جنت کی ہے
۲۸	بیان سلطنت با شوکت و حشمت عز و ازل	۲۹	۱۲	۱۳ اور اسی قوم میں ابلیس یمن بھی ہے
	بیدار امتیضالی قوم با حقیر جنت و خیالات		۱۳	۱۴ دفع و نقل
	با طلاس کے کا -		۱۳	۱۴ ذکر خلقت بنی جان و عز و ازل طعون
۲۹	روایت	۳۰	۱۴	۱۵ دفع و نقل
۲۹	روایت دیگر متعلق اسی قصہ کے	۳۱	۱۴	۱۶ جواب
۳۰	روایت دیگر متعلق بقصہ نہا	۳۲	۱۵	۱۷ رجوع برقصہ
۳۰	ایت دیگر	۳۳	۱۶	۱۸ دفع و نقل
۳۱	شروع بیان ترقی دین سے خواہش	۳۴	۱۷	۱۹ جواب
	تم کہ نہ حقہ نہ - ابلیس یمن کی		۱۷	۲۰ سبب عز و ازل طعون
	بیاد حضرت آدم عبد السلام اور اولاد کی		۱۷	۲۱ لغو - کتابت انتہا سے
	سے اقیام نیابت -		۱۷	۲۲ عز و ازل طعون
				۲۳ شرح دعا سحر

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
۳۵	بیان مفصل خطاب الہی جابر بن عبد اللہ	۴۹	اقسام و سادس شیطانی و تفصیل اسکی
۳۶	تفسیر	۵۰	گو کہ یہ نکر قلب بشرین پر جانے ہیں۔
۳۷	تفسیر حب حال	۵۱	روایت -
۳۸	رجوع بہ قصہ	۵۲	تنبیہ
۳۹	بیان گذر الملیس لعین بقالب آدم علیہ السلام	۵۳	بیان رجوع شایطین جو بدرجہ شہساز
۴۰	روایت نفع مروج تعالیٰ آدم علیہ السلام	۵۴	ثاقب کے لہسان سے ملا کہ حکم الہی کرتے
۴۱	و گذر و سوسہ شیطانی بنیاط حضرت ابو البشر	۵۵	ہیں اور وہ ملاحتات سے جلتے ہیں
۴۲	و تحقیق غفلت نفس امارہ و احت	۵۶	اور بھاگتے ہیں۔
۴۳	اسکی	۵۷	بیان ماموری حاکم کی بغاوت و قہور
۴۴	بیان اتمام فتوس اشافی	۵۸	کے شایطین جنت سے متحول از سریر ذریعہ
۴۵	روایت کن ب عصمت	۵۹	و تعمیر حصی و زاد المہر
۴۶	بیان انکار ابلیس طعون کا سجدہ آدم	۶۰	بیان اسکا کہ شایطین بالطبع ہر قسم کی
۴۷	علیہ السلام سے اور ماندہ درگاہ ہونا	۶۱	روشنی سے بھاگتے ہیں۔
۴۸	اسکا حضرت جلال احدیت سے بعد	۶۲	بیان قوالہ سنا سنا شایطین
۴۹	ذلت و خواری	۶۳	نہی نہ مانی تانی امیس طعون
۵۰	صراحت ان چار خواہشوں ابلیس لعین	۶۴	ذکر مرگہ نامہ سودا ابلیس مردود علیہ
۵۱	کی وجہ مخدول ہونے جناب احدیت	۶۵	لعن الملک الودود و حرقاتہ کا محایب
۵۲	سے اسنے جاہن -	۶۶	الاخودود -
۵۳	بیان اغواء شیطان جن کا حضرت	۶۷	دفع دخل
۵۴	ابو البشر آدم علیہ السلام حضرت حوا کو	۶۸	جواب
۵۵	سرالبتان جنت میں اور زکا ملا و ناس کا	۶۹	چند روایات مختلفہ منطبق پر بلبسات
۵۶	جنت سے اور آنا انکو سیاسے سخت	۷۰	مراوا بہ طعون
۵۷	سرشت میں بہ و ما یج -	۷۱	ایضاً حرمہ قتل و دہ ب آفس -
۵۸	روایت -	۷۲	ابوادریب بت پرستی -
۵۹	رجوع بہ قصہ	۷۳	خاتمہ المکتاپ
۶۰	شرح مکاتیب ابلیس پر	۷۴	تلمہ تاریخ رموز
۶۱	لغیفہ	۷۵	زرت کتایہ -

